عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۱۵تا۲۱/شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ مطابق یکم تا ۷/اکتوبر ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۱۹

ہماری کوتاہیاں

قادیانی جماعت پر پابندی عائد کی جائے

سود کی حرمت
قرآن و سنّت کی روشنی میں

سالانہ ختم نبوّت کانفرنس چناب نگر کی خصوصی رپورٹ

سچائی اور راست بازی

مولانا عبدالعزیز جتوئی کا سانحۂ ارتحال

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

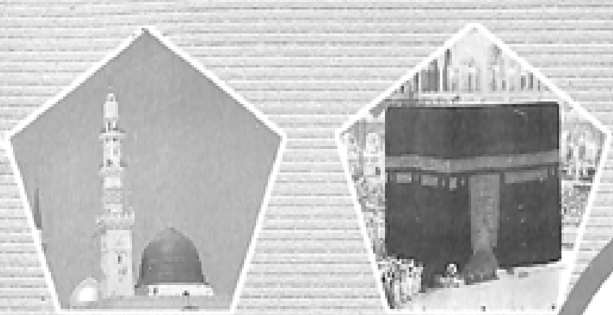

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

متعدی امراض اور اسلام:

س:...... کیا جذام کے مرض میں مبتلا شخص سے اسلام نے رشتہ ختم کردیا ہے؟ اگر نہیں تو اس مرض میں مبتلا مریض سے جینے کا حق کیوں چھینا جاتا ہے؟ اور یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ اس سے شیر کی طرح بھاگو اور اس کو لمبے بانس سے کھانا دو؟

ج:...... جو شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے لوگوں کو اذیت ہوتی ہو، اگر لوگوں کو اس سے الگ رہنے کا مشورہ دیا جائے تو یہ تقاضائے عقل ہے، باقی بیماری کی وجہ سے اس کا رشتہ اسلام سے ختم نہیں ہوگا۔ اس بیماری پر اس کو اجر ملے گا۔ اسلام تو مرض کے متعدی ہونے کا قائل نہیں، لیکن اگر جذامی سے اختلاف کے بعد خدانخواستہ کسی کو یہ مرض لاحق ہوگیا تو ضعیف الاعتقاد لوگوں کا عقیدہ بگڑے گا اور وہ یہی سمجھیں گے کہ یہ مرض اس کو جذامی سے لگا ہے۔ اس فسادِ عقیدہ سے بچانے کے لئے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اس سے شیر کی طرح بھاگو (لمبے بانس سے کھانا دینے کا مسئلہ مجھے معلوم نہیں، نہ کہیں یہ پڑھا ہے)۔ الغرض جذام والے کی تحقیر مقصود نہیں بلکہ لوگوں کو ایذائے جسمانی اور خرابیٔ عقیدہ سے بچانا مقصود ہے۔ اگر کوئی شخص قوی الایمان اور قوی المزاج ہو وہ اگر جذامی کے ساتھ کھا پی لے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھایا ہے۔

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے انبیاء کی معیت نصیب ہوگی، ان کا درجہ نہیں:

س:...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ آیت کریمہ "ومن یطع اللہ والرسول الخ" (النسأ:۶۹) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: "جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں، اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔" اور اس کی تشریح یہ بتلاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے نبی، صدیق، شہید اور صالح کا درجہ مل سکتا ہے۔ کیا یہ مطلب اور تشریح درست ہے؟ اگر نہیں تو اس کے صحیح مطلب اور تشریح سے مطلع فرمائیں؟

ج:...... یہ تشریح دو وجہ سے غلط ہے ایک تو یہ کہ نبوت ایسی چیز نہیں جو انسان کو کسب و محنت اور اطاعت و عبادت سے مل جائے، دوسرے اس لئے کہ اس سے لازم آئے گا کہ اسلام کی چودہ صدیوں میں کسی کو بھی اطاعت کاملہ کی توفیق نہ ہوئی۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کوشاں رہیں گے گو ان کے اعمال کم درجے کے ہوں لیکن ان کو قیامت کے دن انبیائے کرام (علیہم السلام)، صدیقین، شہداء اور مقبولانِ الٰہی کی معیت نصیب ہوگی۔

ولی اور نبی میں کیا فرق ہے؟

س:...... انبیائے کرام اور اولیائے عظام میں سب سے بڑا فرق کیا ہے؟

ج:...... "نبی" براہِ راست خدا تعالیٰ سے احکام لیتا ہے، اور "ولی" اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تابع ہوتا ہے۔

کوئی ولی، غوث، قطب، مجدد، کسی نبیؑ یا صحابیؓ کے برابر نہیں:

س:...... مجدد، ولی، قطب، غوث، کوئی بڑا صاحب تقویٰ، عالم دین، امام وغیرہ ان سب میں سے کس کے درجہ کو نبیوں اور پیغمبروں کے درجہ کے برابر کہا جاسکتا ہے؟

ج:...... کوئی ولی، غوث، قطب، امام، مجدد کسی ادنیٰ صحابیؓ کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا، نبیوں کی تو بڑی شان ہے۔ علیہم السلام۔

☆☆..........☆☆..............☆☆

سرپرست اعلیٰ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست

حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۳ شمارہ:۱۹ ۱۵ تا ۲۱/شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ مطابق یکم تا ۷/اکتوبر ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

اس شمارے میں

اداریہ		4
قادیانی جماعت پر پابندی عائد کی جائے	(مفتی محمد جمیل خان)	6
سود کی حرمت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	(ابو شفقت قریشی سہام)	11
سچائی اور راست بازی	(مولانا یحییٰ نعمانی)	15
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	(تجمل اسلام گیلانی)	17
ہماری کوتاہیاں	(مولانا محمد امجد قاسمی ندوی)	18
مولانا عبدالعزیز جتوئی کا سانحہ ارتحال	(فیاض حسن سجاد)	21
اخبار عالم پر ایک نظر		24

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میواایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک۔ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مذہبی رواداری پر امریکی رپورٹ

گزشتہ دنوں امریکی وزارت خارجہ نے مذہبی رواداری کے حوالے سے ایک رپورٹ جاری کی جس میں مختلف ممالک کو مذہبی رواداری کے حوالے سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ اس رپورٹ میں پاکستان کے حوالے سے جن خیالات کا اظہار کیا گیا اس کے بارے میں ملکی اخبارات میں درج ذیل خبر شائع ہوئی:

''پاکستانی حکومت مذہبی رواداری کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے: امریکا

آئین میں مذہبی آزادیوں کی ضمانت دی گئی ہے' اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں ہو رہا: سالانہ رپورٹ

واشنگٹن (نیر زیدی/نمائندہ جنگ)...... پاکستان کے آئین میں مذہبی آزادیوں کی ضمانت دی گئی ہے۔ تاہم حکومت کئی پہلوؤں سے اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی ہے مسلم اور غیر مسلم ذرائع کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ انتہا پسندوں کی ایک محدود تعداد تشدد کے زیادہ تر واقعات کی ذمہ دار ہے لیکن اس کے ساتھ مذہبی امتیاز برتنے والے قوانین سے مذہبی عدم رواداری کے ماحول کی ہمت افزائی ہوئی ہے اور اس کا نتیجہ ہندوؤں' عیسائیوں' احمدیوں' شیعوں اور ذکریوں کے خلاف تشدد کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ پاکستان کی شیعہ اقلیت ملک میں فرقہ وارانہ تشدد کا بدترین نشانہ بنی ہے وزارت خارجہ نے ۲۰۰۳۔۲۰۰۴ء سے ۳۰/ جون ۲۰۰۴ء تک ۱۰۰ سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔ رپورٹ کا کہنا ہے کہ حکومت کی طرف سے موثر مداخلت کی کمی کی وجہ سے فرقہ وارانہ تشدد کرنے والوں نے نڈر ہو کر حملے کئے رپورٹ میں تشدد کی مثال کے طور پر بعض واقعات درج کئے گئے ہیں' جن میں کوئٹہ میں ایک امام بارگاہ اور بعد میں ماتمی جلوس پر حملہ اور علی رضا امام بارگاہ پر حملے شامل ہیں۔ احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کے مقدمات' عیسائی گرجا گھروں پر حملوں اور ہندوؤں کے اغوا وغیرہ کے واقعات درج کئے گئے ہیں۔ مذہبی آزادی پر اور بعض شہری آزادیوں پر اثر انداز ہونے والے قوانین کے حوالے سے حدود آرڈیننس اور توہین رسالت کے قوانین پر حسب دستور تنقید کی گئی ہے۔ رپورٹ میں مذہبی آزادیوں کو فروغ دینے کے لئے کوئی خاص اقدامات یا تبدیلیاں نہیں کی ہیں۔ حکومت کئی پہلوؤں سے مذہبی اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ دینے میں ناکام رہی ہے' اس کی ایک وجہ پبلک پالیسی ہے اور دوسری یہ کہ حکومت معاشرے کی ایسی قوتوں کے خلاف اقدام نہیں کرنا چاہتی جو دوسرے مذہبی عقائد کو برداشت نہیں کرتی ہیں......''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۱۶/ ستمبر ۲۰۰۴ء)

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء جسے نائن الیون کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' اس کے بعد امریکا نے جہاں دنیا کے دیگر ممالک سے ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کے لئے مدد مانگی وہاں پاکستان سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی حمایت یا مخالفت میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے۔ پاکستان نے امریکا کی حمایت کرنے کو ترجیح دی۔ اس حمایت کے بعد توقع تھی کہ پاکستان کو مختلف فوائد حاصل ہوں گے۔ زبانی طور پر ڈالروں کی بڑی بڑی تعداد پر مشتمل امداد لیکن عملی طور پر سوائے زبانی جمع خرچ کے اور کچھ نہ ہوا۔ چلئے یہ بھی گوارا کیا جا سکتا تھا لیکن امریکی حکومت کی متعصبانہ رپورٹ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ پاکستان کو کسی صورت چین سے نہیں بیٹھے دیکھنا چاہتے۔ اقلیتوں بالخصوص قادیانیوں کے بارے میں امریکی رپورٹ میں جس تشدد اور مذہبی عدم رواداری کا تذکرہ کیا گیا ہے یہ سراسر جھوٹ اور دھوکا ہے۔ اس الزام میں قطعاً کوئی حقیقت نہیں۔ اقلیتوں کو جتنے حقوق پاکستان میں حاصل ہیں اتنے امریکا سمیت دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک میں بسنے والی اقلیتوں کو حاصل نہیں ہیں۔ قادیانیوں کو پاکستان میں جو حقوق حاصل ہیں وہ شاید ملک کی اکثریتی مسلم آبادی کو بھی حاصل نہیں۔ قادیانی ملک میں کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں۔ ہر اہم

ختم نبوۃ

شعبے ہیں گھسے ہوئے ہیں۔ حساس اداروں میں سرایت کئے ہوئے ہیں۔ حکومت پر گہرا اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ آخر وہ کون سا تشدد ہے جو ان کے ساتھ روا رکھا گیا ہے۔ کسی قادیانی کو ملک میں مذہبی حوالے سے کبھی تشدد کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔ قادیانیوں کے ذاتی لڑائی جھگڑوں تک کی کوئی رپورٹ درج نہیں ہوئی۔ پورے سال میں پاکستان بھر میں قادیانیوں پر مظالم یا امتیازی سلوک کا ایک کیس بھی رجسٹر نہیں ہوا۔ کئی سالوں سے قادیانیوں کے خلاف توہین رسالت کا کوئی مقدمہ کسی نے درج نہیں کرایا۔ امریکی رپورٹ میں قادیانیوں پر جن مظالم یا کیس کا تذکرہ کیا گیا ہے حقیقت میں ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔ قادیانی پاکستان میں ماورائے آئین مراعات سے بھی لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ قادیانیوں سمیت تمام اقلیتوں کو آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ عیسائیوں اور ہندوؤں پر جن حملوں یا اغوا کی وارداتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کا مذہبی امتیاز سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ دہشت گردی کی وارداتوں کا تسلسل ہے جس کی کوئی ذمہ داری اسلام اور مسلمانوں پر عائد نہیں ہوتی۔ رپورٹ میں عائد کردہ ذکریوں کے خلاف مذہبی امتیاز برتنے کے الزام میں کوئی حقیقت نہیں۔ توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈیننس پر امریکی تنقید بلا جواز ہے۔ پاکستان کو اپنی مملکت کی حدود میں اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کا مکمل حق ہے۔ ملک میں رائج اسلامی قوانین کو آئینی تحفظ حاصل ہے۔ ان قوانین پر امریکی تنقید ملکی معاملات میں مداخلت ہے۔ امریکی حکومت امریکا میں بسنے والے مسلمانوں کو عدم تحفظ سے نجات دلانے اور ان کے خلاف مذہبی امتیاز کے خاتمے پر اپنی توجہ مرکوز کرے۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ مذہبی آزادی سے متعلق امریکی رپورٹ تعصب پر مبنی ہے۔ اس رپورٹ میں قادیانیوں کی بے جا طرفداری کی گئی ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے گھسی پٹی پرانی رپورٹس ہر سال جاری کر دی جاتی ہیں جن میں پاکستان کو بلاوجہ موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ آخر امریکی حکومت قادیانیوں کی پشت پناہی کر کے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے؟ ہم امریکی حکومت سے یہ ضرور کہیں گے کہ قادیانی آستین کے سانپ ہیں۔ وہ کسی کو بھی نہیں بخشتے، نہ اپنے دشمن کو اور نہ اپنے آقا کو۔ اس لئے امریکی حکومت ان سے خبردار رہے ورنہ کہیں آقا کو ڈسنے کی قادیانی روش امریکی حکومت کو لے ڈوبنے کا باعث نہ بن جائے۔ حکومت پاکستان سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ عالمی سطح پر امریکی رپورٹ کا جواب دے اور اقلیتوں کو فراہم کردہ آئینی حقوق کا تذکرہ کر کے اپنی پوزیشن صاف کرے۔ حکومت پاکستان کو امریکی حکومت سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ پاکستان کے خلاف امتیازی رپورٹس کی اشاعت کا سلسلہ بند کیا جائے اور قادیانیوں کی بے جا حمایت کا سلسلہ ترک کیا جائے اور پاکستانی قوانین پر تنقید کی روش سے گریز کیا جائے ورنہ اسے ملکی معاملات میں مداخلت تصور کیا جائے گا۔

مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی کی وفات

ممتاز عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنما و مبلغ حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی رحلت فرما گئے۔ موصوف ایک عرصے سے جماعت سے وابستہ تھے اور ایک فعال مبلغ تھے۔ لگ بھگ گزشتہ نو سال سے کوئٹہ میں تعینات تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ، نائب امیر مرکزیہ سید الاولیاء حضرت اقدس سید انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور دیگر تمام جماعتی مبلغین و کارکنان نے حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی مرحوم کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا عبدالعزیز جتوئی نے اپنی پوری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، ناموس رسالت کی پاسبانی اور اسلام کی سربلندی کے کاز کے لئے بسر کی اور آخر دم تک اس مشن کے علمبردار رہے۔ بلوچستان کے مذہبی طبقات میں ان کا انتہائی احترام کیا جاتا تھا اور وہ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور عوام الناس میں یکساں مقبول تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور بھائی چارے کے فروغ کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔ مولانا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے اتحاد کے داعی تھے۔ ان کی وفات ایک ملی سانحہ اور عظیم جماعتی نقصان ہے جس کی تلافی بے حد مشکل ہے۔ ان علمائے کرام و کارکنان نے مرحوم کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے لئے بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

ختم نبوة

قادیانی جماعت پر پابندی عائد کی جائے

تینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ

قادیانی جماعت یہودیوں کی آلہ کار بن کر اسلام اور ملک کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ آئین اور قانون کی رو سے قادیانیوں کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھنا یا اسلامی شعائر استعمال کرنا ممنوع ہے۔ قادیانیوں کی کڑی نگرانی کی جائے اور ان کی غیر آئینی وغیر قانونی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مذہبی جماعتیں قادیانیوں کے کفر کو بے نقاب کرنے کے لئے متحد ہیں۔ قادیانیوں پر اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ قادیانیوں نے سیاسی پناہ کے حصول کے لئے دنیا بھر میں پاکستان کی کردار کشی کی ہے۔ توہین رسالت کے قانون سمیت تمام اسلامی قوانین کو ختم کرانے کی کوششیں دراصل قادیانی سازشوں کے اثرات ہیں۔ توہین رسالت کے قانون میں کسی ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ قادیانیوں کے خلاف مزید قانون سازی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ حکومت ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے سنجیدہ ہے تو قادیانی جماعت کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کرے اور اس کے اثاثوں کو ضبط کرے۔ قادیانیوں کو مراعات اور تحفظ فراہم

کرنے کی کوششیں ملکی استحکام کے خلاف سازش ہیں۔ قادیانی جماعت کے اسرائیل سے گہرے روابط ہیں اور قادیانی اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ حاصل کر کے اسلامی ممالک کا امن وامان تباہ کرتے ہیں۔ مسلم ممالک کے سربراہان مملکت اپنے ممالک میں قادیانی جماعت کو ایک اسلام دشمن دہشت گرد تنظیم قرار دیں۔ این جی اوز کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ ناقابل برداشت ہے۔ قادیانیوں نے پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک ملک کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ قادیانیوں کی

رپورٹ...... مفتی محمد جمیل خان

وفاداریاں اسلام دشمن عالمی سامراج کے ساتھ وابستہ ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر اسلامی تنظیموں نے قادیانیوں کے خلاف ہمیشہ پرامن جدوجہد کی ہے اور آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ تمام دینی جماعتیں وطن عزیز کے تحفظ اور قادیانیوں کے اسلام دشمن اقدامات کے خلاف متحد ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں مولانا عبدالمجید ندیم شاہ' مولانا عبدالستار تونسوی' مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری' صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر' لیاقت بلوچ' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا مشتاق الرحمٰن (جرمنی)' مولانا محمد مراد' مولانا عبدالقیوم حقانی' علامہ ابتسام الٰہی ظہیر' مولانا ضیاء اللہ شاہ' قاری نذیر احمد' مولانا ظہور حسین اظہر' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا صاحبزادہ خلیل احمد' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' علامہ احمد میاں حمادی' قاری خلیل احمد بندھانی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا خدا بخش' مولانا غلام حسین' مولانا غلام مصطفیٰ' حافظ احمد بخش' مولانا عبدالرزاق مجاہد' صاحبزادہ سعید احمد' مولانا عزیزالرحمٰن ثانی' حافظ محمد ثاقب' صاحبزادہ نجیب احمد' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا محمد قاسم رحمانی' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد راشد مدنی' مولانا حفیظ الرحمٰن' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا محمد حسین ناصر' مولانا خان محمد' مولانا عبدالستار' مولانا محمود الحسن' مفتی خالد میر' مولانا محمد اسحاق ساقی' مولانا عارف ندیم' حافظ محمد یوسف' حافظ محمد حیات' حافظ عبدالوہاب' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا عبدالعزیز لاشاری اور دیگر نے دو روزہ تینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے پہلے

روز جمعرات کو منعقد ہونے والی تین نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

کانفرنس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت و دعا سے ہوا۔ کانفرنس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ العالی نے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد عوام الناس کے سامنے قادیانیت کی حقیقت کو لانا اور قادیانیوں کے سامنے ان کے ان مذہبی عقائد کو پیش کرنا ہے جنہیں ان کے مذہبی پیشوا عموماً ان سے چھپا کر رکھتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی پرامن آئینی و قانون جدوجہد کے ذریعہ اسلام اور قادیانیت کے درمیان ایک ایسی سد سکندری کھڑی کر دی ہے جسے گرانا قادیانیوں کے لئے ممکن نہیں رہا۔ اب ان کے پاس صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عاطفت میں پناہ لینے کا۔ ہم قادیانیوں کو اس کانفرنس کے ذریعہ دعوت اسلام دیتے ہیں۔ توہین رسالت کے قانون میں کسی ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ قادیانیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو بحیثیت نبی کھڑا کر کے اپنی آئینی حیثیت خود متعین کر دی ہے۔ قادیانیوں نے غیر اسلامی عقائد کو اختیار کر کے اور امام مہدی اور مسیح موعود کی اصلاحات کے غلط استعمال کے ذریعہ اپنے آپ کو امت مسلمہ سے خود علیحدہ کیا ہے۔ قادیانیوں کا مرزا غلام احمد کو نبی گردانا منصب نبوت کے ساتھ بدترین مذاق ہے۔ قادیانیوں کے خلاف مزید قانون سازی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ حکومت ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے سنجیدہ ہے تو قادیانی جماعت کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کرے اور اس کے اثاثوں کو ضبط کرے۔ قادیانیوں کو مراعات اور تحفظ فراہم کرنے کی کوششیں ملکی استحکام کے خلاف سازش ہیں۔ این جی اوز کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ ناقابل برداشت ہے۔ قادیانیوں نے پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک ملک کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ قادیانیوں کی وفاداریاں اسلام دشمن عالمی سامراج کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسلامی قوانین کے خاتمے کے بارے میں مغربی مطالبات قادیانی پروپیگنڈے کے نتائج ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر اسلامی تنظیموں نے قادیانیوں کے خلاف ہمیشہ پرامن جدوجہد کی ہے اور آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کیا ہے۔

مولانا عبدالمجید ندیم شاہ نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کا عقیدہ اسلامی عقائد و نظریات کے یکسر خلاف ہے۔ قادیانی مذہب نے دنیا کو سوائے چند غیر اخلاقی اعمال و نظریات کے اور کچھ نہیں دیا جبکہ اس کے برعکس اسلام اپنی آفاقی اور عالمگیر تعلیمات کے بل بوتے پر پوری دنیا پر چھا گیا اور اس وقت اسلام دنیا کا سب سے تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے۔ موجودہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ثابت ہوگی۔

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ العالی نے کہا کہ قادیانیوں نے مناظرے، مباہلے غرض ہر میدان میں مسلمانوں ہی سے نہیں بلکہ سکھوں، ہندوؤں اور عیسائیوں سے بھی شکست کھائی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے مذہب کے ابطال کو ماننے کے لئے تیار نہیں جو ان کی ابوجہلی نفسیات کی عکاسی کرتا ہے۔ قادیانیوں کا کفر خود قادیانیوں کی اپنی کتابوں سے ثابت ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے آپ کو اور اپنے پیروکاروں کو مسلمانوں سے جدا اور الگ قرار دیا ہے۔

ممبر قومی اسمبلی اور جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنما صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے پلیٹ فارم پر قادیانیوں کے کفریہ عقائد کا پردہ چاک کیا جا چکا ہے۔ اب انہیں صرف وہ لوگ تحفظ فراہم کر رہے ہیں جو ملک میں اسلام کے غلبے کی راہ روکنا چاہتے ہیں۔ توہین رسالت کے قانون سمیت تمام اسلامی قوانین کو ختم کرانے کی کوششیں دراصل قادیانی سازشوں کے اثرات ہیں۔ قادیانیوں پر مظالم کا پروپیگنڈا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کو قادیانیوں کی بے جا حمایت سے پہلے ان کے عقائد و نظریات کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ این جی اوز کی آڑ میں قادیانیوں کو تبلیغ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔

متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنما اور ممبر قومی اسمبلی لیاقت بلوچ نے کہا کہ تمام دینی جماعتیں وطن عزیز کے تحفظ اور قادیانیوں کے اسلام دشمن اقدامات کے خلاف متحد ہیں۔ متحدہ مجلس عمل اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر قدم کا راستہ روکے گی۔ قادیانی جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکنا وقت کا تقاضا ہے۔ امت مسلمہ قادیانی جماعت کے خلاف عالمی پیمانے پر جدوجہد کے لئے تیار ہوجائے۔ مسلم ممالک کے سربراہان مملکت اپنے ممالک میں قادیانی جماعت کو ایک اسلام دشمن دہشت گرد تنظیم قرار دیں۔

جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا امجد خان نے کہا کہ قادیانیوں نے پاکستان اور امت مسلمہ کو بدنام کرنے کے لئے بیرونی دنیا بالخصوص مغربی ممالک کے سامنے غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈے کے ذریعہ مسلمانوں کا ظالم اور قادیانیوں کا مظلوم ہونا ظاہر کیا ہے جس کے منفی اثرات ساری دنیا کے مسلمانوں پر ظاہر ہورہے ہیں اور دنیا بھر کے غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پر مبنی مہم چل رہی ہے۔ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دلوانے میں قادیانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ قادیانی جماعت کے اسرائیل سے گہرے روابط ہیں اور قادیانی اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ حاصل کرکے اسلامی ممالک کا امن و امان تباہ کرتے ہیں۔ مسلم ممالک دہشت گردی کے سدباب کے لئے قادیانی گروہ پر کڑی نگاہ رکھیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر حضرت مولانا مشتاق الرحمن نے کہا کہ امریکا‘ برطانیہ‘ جرمنی اور دیگر مغربی ممالک میں قادیانیوں نے اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ قادیانیوں نے سیاسی پناہ کے حصول کے لئے دنیا بھر میں پاکستان کی کردارکشی کی ہے۔ پاکستانی حکومت قادیانیوں کو پاکستان کو بدنام کرکے مغربی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے سے روکنے کے لئے ہرممکن اقدامات اٹھائے اور اس ضمن میں مغربی ممالک سے بھی رابطہ کرے اور انہیں اپنی تشویش سے آگاہ کرے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

جمعہ کو تیئیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی اختتامی نشستوں کی صدارت کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے پیغام میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید کی سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث سے ثابت ہے اس لئے اس کا انکار قرآن و حدیث کا انکار ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت نے امت مسلمہ کے اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے اہم ستون کا کردار ادا کیا ہے۔ دینی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر نے قادیانیوں کے خلاف متحدہ جدوجہد کے ذریعہ ثابت کردیا ہے کہ مسلمان ہر اسلام دشمن قوت کے مقابلے کیلئے متحد ہیں۔ مغربی ممالک قادیانیوں کی سرپرستی کرنا اور انہیں سیاسی پناہ فراہم کرنا چھوڑ دیں۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی‘ قائد حزب اختلاف‘ متحدہ مجلس عمل کے سیکریٹری جنرل اور جمعیت علمائے اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمن نے اپنے خطاب میں کہا کہ جنگ اور مظلوموں کو کچلنے کے ذریعہ دنیا میں امن کو نہیں بلکہ دہشت گردی کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ قادیانیوں کے بارے میں امریکا اور مغرب کا رویہ جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ ۱۱/ستمبر کی امریکی رپورٹ میں اسلامی دہشت گردی کی اصطلاح اسلام کو بدنام کرنے کے لئے بدنیتی سے استعمال کی گئی ہے حالانکہ اسلام اور دہشت گردی کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ امریکا اور مغرب قادیانیت کو اسلام اور دہشت گردی کو اسلامی انتہاپسندی گردانتے ہیں جو سنگین غلط فہمی ہے۔ پارلیمنٹ اور اعلیٰ ترین عدالتوں کے فیصلوں کے بعد قادیانیوں کی آئینی حیثیت اور ان کے حوالے سے رائج قوانین پر اعتراضات کرنا غیرجمہوری ہے۔ آئین اور قانون کے تحت ملک میں قادیانیوں کی غیرآئینی و غیر قانونی سرگرمیوں اور ان کی کفریہ تبلیغ پر پابندی لگانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مسلمانوں کے قتل عام کی سیاست امریکا اور اس کے حواریوں کو بہت مہنگی پڑے گی۔ امریکا کے نزدیک دہشت گردی کے خاتمے کا راستہ مسلمانوں کی لاشوں پر سے گزرتا ہے۔ وانا کے مسئلہ کو سلجھانے کے بجائے وہاں مسلمانوں کا قتل عام کرنا امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کی کوشش ہے۔ وانا کے مسائل منتخب نمائندوں کے ذریعہ حل کرنے کے بجائے طاقت کا استعمال مسائل کو مزید الجھانے کا باعث بن رہا ہے۔ پاکستان میں رائج اسلامی قوانین کو چھیڑنے کی کوششوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ حدود آرڈیننس اور ناموس رسالتؐ کے قانون میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام فریضہ جہاد کے ذریعہ دہشت گردی کا راستہ روکتا ہے اس لئے مغرب کو جہاد اور دہشت گردی کے درمیان فرق کرنا

ہوگا۔ امریکا اور مغربی ممالک اقوام متحدہ کے منشور کے تحت معاملات کو پرامن طریقہ سے حل کرنے کی روایات قائم کریں اور مسلمانوں کے خلاف جنگ اور ان کے قتل عام کا راستہ ترک کردیں۔ جنگ کے ذریعہ امن قائم کرنے کا خواب دیکھنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ جنگ کے ذریعہ نفرتیں بڑھتی ہیں اور تعصب کی دیواریں بلند ہوتی ہیں۔ افغانستان' عراق' فلسطین' کشمیر' چیچنیا اور دیگر ممالک میں جنگ کے ذریعہ آج تک امن قائم نہیں کیا جاسکا۔ ملک میں دہشت گردی کے واقعات کا تسلسل تشویشناک ہے۔ دینی مدارس اور علمائے کرام کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جانا ان کی مظلومیت کو ظاہر کرتا ہے۔

ممبر قومی اسمبلی' متحدہ مجلس عمل اور جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے پاکستانی عوام نے 1953' 1974اور 1984ء میں تحفظ عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالت کی تحریکات کے موقع پر اجتماعی رائے پیش کرکے قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ مغربی ممالک پارلیمنٹ اور عدالتوں کے فیصلوں کی بالادستی کے قائل ہیں اور انہیں اتھارٹی تسلیم کرتے ہیں اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے بارے میں پاکستانی پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کو قبول کرلیں اور پاکستانی عدلیہ کے فیصلوں کا احترام کریں۔ معاشرے سے فحاشی وعریانی کا سدباب صرف حدود آرڈیننس جیسے قوانین کے نفاذ ہی سے ممکن ہے۔ حکومت قادیانیوں کی ہر قسم کی حمایت سے دست کش ہوجائے۔

مولانا عبدالمجید ندیم شاہ نے کہا کہ قادیانیوں نے امام مہدی' مسیح موعود' ظلی و بروزی نبی کی اصطلاحات کے ناروا استعمال کے ذریعہ اسلام کے امیج کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ مرزا غلام احمد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم سمجھنا قادیانی عقائد کی بنیاد ہے۔ اسلام نے تہذیبوں کے درمیان تصادم اور ٹکراؤ کی کیفیت پیدا نہیں کی بلکہ یہ امریکا اور مغرب کے غلط رویہ کے اثرات ہیں۔ اسلام اپنے عقائد و نظریات کو قبول کرنے دعوت دیتا ہے لیکن اس کے لئے کسی جبر کا قائل نہیں بلکہ وہ پرامن طریقہ سے اشاعت و ترویج کے ذریعہ اپنی حقانیت واضح کرتا ہے۔ اسلام عالمگیریت کا مذہب ہے جو عالمگیر معاشرہ کی تشکیل کی دعوت دیتا ہے۔ اس کی دعوت پوری انسانیت کے لئے ہے۔ سیرت نبویؐ کی ترویج و اشاعت اور پیروی کے ذریعہ قادیانیت کی ترویج کا راستہ روکا جاسکتا ہے۔

ممبر قومی اسمبلی مولانا عبدالمالک نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے امت مسلمہ ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس نے بے انتہا مخالفت کے باوجود اپنی ہمہ گیریت ثابت کردی ہے۔ ۱۱/ستمبر کے واقعہ کے بعد سے دنیا میں قبولیت اسلام کی شرح میں پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ مسلمانوں کو کرۂ ارض سے مٹانے کی کوششیں ناکام ثابت ہوں گی۔ اسلام کو دہشت گردی کا مذہب قرار دینے والے خود مذہبی جنونی اور انتہا پسند ہیں۔ قادیانیوں کے مذموم پروپیگنڈے کے زیر اثر اسلام' مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف منفی رپورٹیں شائع کی جارہی ہیں۔

متحدہ مجلس عمل کے رہنما اور جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس نے کہا کہ تمام دینی جماعتیں قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کو لگام دینے کے لئے ہر قسم کی آئینی و قانونی جدوجہد کے لئے تیار ہیں۔ قادیانیوں نے دھوکہ دہی کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور دنیا بھر میں پاکستان کی جگ ہنسائی کا باعث بنے ہیں۔ اسلام اور ملک کا امیج بہتر بنانے کے لئے قادیانیوں کو بیرون ملک واقع پاکستانی سفارت خانوں سے فارغ کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ قادیانیوں کا اصل مسئلہ لاعلمی ہے۔ قادیانیوں کے مذہبی پیشواؤں نے اپنی عوام کو قادیانیت کی حقیقت سے بے خبر رکھ کر اسلام سے دور کیا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن ممالک میں قادیانیوں نے اپنے مذہب کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا وہاں قادیانیوں کے اسلام قبول کرنے کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ امریکا' برطانیہ' جرمنی سمیت تمام مغربی ممالک میں قادیانی دانشوروں اور عوام کی ایک بڑی تعداد قادیانیت سے تائب ہورہی ہے اور اسلام قبول کرنے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے اسلامک سینٹرز کا رخ کررہی ہے۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ دنیا سے دہشت گردی کی سیاست کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی احکامات کو ان کی اصل روح کے مطابق نافذ کیا جائے۔ دنیا تمام نظاموں کی ناکامی کا تجربہ کرچکی ہے۔ اس لئے اسے اب اسلام کو مکمل نظام حیات کی حیثیت سے

ختم نبوۃ

تسلیم کر لینا چاہئے اور اس کے عملی نفاذ کی کوششیں کرنی چاہئیں۔ اقوام متحدہ قادیانیوں کی جانب سے اسلام کے نام پر قادیانیت کے فروغ کا انسداد کرے۔ بین الاقوامی قوانین کے ذریعہ قادیانیوں کی جانب سے اسلام کے نام کو استعمال کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔

جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ العالی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کو مانے بغیر اسلام کے دیگر عقائد پر ایمان لانا بے معنی ہو جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان بنیادی فرق ہے۔

جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا امیر حسین گیلانی نے کہا کہ دنیا بھر میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرامن بنیادوں پر دنیا بھر میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے جدوجہد کر رہی ہے۔

جمعیت علمائے پاکستان مولانا خان محمد قادری نے کہا کہ اسلام دشمن قوتیں خود دہشت گردی کروا کر اس کا الزام اسلام اور مسلمانوں پر تھوپ رہی ہیں۔ مسلم ممالک ناموس رسالتؐ اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اقوام متحدہ میں آواز اٹھائیں۔ قادیانی جماعت ضد اور ہٹ دھرمی کا راستہ چھوڑ کر عقیدۂ ختم نبوت کو مان لے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے۔

مولانا ضیاء اللہ شاہ نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یورپ میں مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔

مولانا عبدالحمید وٹو نے کہا کہ قادیانی امریکا اور یورپ میں قادیانیت کو حقیقی اسلام باور کرا کر دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دینی مدارس پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات سراسر جھوٹے اور بے بنیاد ہیں۔ قادیانیوں نے مغربی دنیا کو دینی مدارس کے خلاف بدگمان کیا ہے۔

کانفرنس سے مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی، محمد طاہر عبدالرزاق، مولانا عبدالرؤف، حافظ محمد شریف منچن آبادی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مفتی محمد طیب، مولانا محمد یعقوب ربانی، حافظ عبدالوہاب اور دیگر علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔

☆☆..........☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو، نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری، ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

سود کی حرمت قرآن و سنت کی روشنی میں

ابو شفقت قریشی سہام

اسلامی نظام معیشت کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ صرف جائز طریقہ آمدنی کی اجازت دیتا ہے' اس کے برعکس ناجائز طریقے سے حاصل کی گئی آمدنی کو نہ صرف حرام اور ناجائز بلکہ فساد کی جڑ بھی قرار دیا ہے۔ اسلامی نظام معیشت نے حرام روزی کے تمام دروازے بند کردیئے ہیں تاکہ معیشت میں بدامنی پیدا نہ ہو اور سود بھی انہی دروازوں میں سے ایک ہے' اس لئے سود کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔

سود سے خطرناک معاشی و معاشرتی نقصانات پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اس کی بنیاد ظلم اور استحصال پر ہے۔ اس کی وجہ سے معیشت پر چند سرمایہ داروں کا تسلط ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے صحت مند معاشی جدوجہد ختم ہوجاتی ہے۔ دولت سمٹ کر چند افراد کے پاس جمع ہوجانے سے لوگوں کی قوت خرید روز بروز کم ہوجاتی ہے۔ صنعت و تجارت اور زراعت میں کساد بازاری پیدا ہوکر معاشی زندگی تباہ و برباد ہوکر رہ جاتی ہے۔

قرض میں دیئے ہوئے راس المال پر جو زائد رقم مدت کے مقابلہ میں شرط اور تعیین کے ساتھ لی جائے یعنی اصل مال پر جو زیادتی حاصل ہوتی ہے وہ ''سود'' یا ''ربٰو'' کہلاتی ہے اور اس زیادتی کو قرآن کریم نے حرام قرار دیا ہے اور اسے لفظ ''ربٰو'' سے تعبیر کیا ہے۔

عربی میں زیادتی اور اضافے کو ربٰو کہتے ہیں۔ عربوں میں دو قسم کے ربٰو کا رواج تھا: ایک کو معیاری ربٰو اور دوسرے کو چیزوں کے باہمی تبادلہ کا ربٰو کہتے تھے۔ معیاری ربٰو میں مقررہ معیاد کے لئے رقم قرض دی جاتی تھی اور واپسی کے وقت پہلے سے طے شدہ اضافے کے ساتھ رقم واپس لی جاتی تھی اور اگر کوئی مقررہ معیاد پر قرض اضافے کے ساتھ واپس نہ کرسکتا تو ری شیڈول کر کے نئی شرائط کے تحت سود کی شرح میں اضافہ کردیا جاتا تھا اور اس کی ادائیگی میں مزید مہلت دے دی جاتی تھی۔

سود کی دوسری قسم کے تحت چیزوں کا ڈنڈی مار تبادلہ ہوتا تھا یعنی تبادلہ برابری کے مطابق نہیں بلکہ ایک طرف چیزیں زیادہ ہوتی تھیں جبکہ دوسری طرف کم ہوتی تھیں' چونکہ یہ بھی لوٹ کھسوٹ کا ایک ذریعہ تھا' اس لئے اسلام نے اس طریقہ کو بھی حرام قرار دے دیا۔

دوسرے ادیان میں بھی سودی کاروبار کے رائج ہونے اور حرام ہونے کے شواہد ملتے ہیں۔ تورات میں بالفاظ صریح یہ حکم موجود ہے:

> ''قرض دے کر اس سے قرض خواہ کی طرح سلوک نہ کرنا اور نہ اس سے سود لینا۔'' (تورات باب ۲۲: ۲۵'۲۷)

اسی تورات کے ماننے والے یہودی آج دنیا کے بہت بڑے سود خور ہیں' لیکن اسلام نے اس نظام پر ضرب کاری لگا کر اس کے مضرات کو بھی اجاگر کیا ہے۔

آج سود کی تباہ کاریاں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں' کیونکہ سود کا تعلق کھلم کھلا ایک وسیع معاشی فساد سے ہے' اس لئے وضاحت کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ سودی کاروبار کے نتیجے میں مال و دولت سمٹ سمٹ کر چند گھرانوں یا طبقوں میں پہنچنے کے بعد ان سود خور گھرانوں یا طبقوں کو اس کے انجام سے خبردار کیا جاسکے جو بالآخر تباہی لانے کا باعث بنے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ایک نظام حیات غیر الہامی اور دوسرا الہامی مذہب کے زیر سایہ قائم تھا۔ ایک میں ہندومت' بدھ مت اور زرتشت مذہب جبکہ دوسرے میں یہودی اور نصرانی مذہب شامل تھے' پانچویں صدی قبل مسیح میں مہاجن سودی کاروبار کرتے تھے اور کوتلیاں کے شاستر میں سود کی شرح بھی درج تھی۔ مہاجنی نظام سود میں نسلیں رہن ہوجاتی تھیں۔ بدھ مت اور ہندومت کے زیر اثر علاقوں میں مہاجنی نظام سود ہزاروں سال سے انسانیت کی تذلیل کا سبب چلا آرہا ہے۔ فارس کی حکومت اس وقت کی سپر پاور کہلاتی تھی مگر اس دور میں بھی ساہوکاری نظام لوگوں کا مقدر بنا ہوا تھا۔

درحقیقت ہر دور میں انسان کو دولت کی ہوس اندھا کرتی رہی ہے۔ جس نے ایک انسان کو دوسرے

انسان کی ہمدردی سے محروم کردیا ہے۔ قریش مکہ کے رؤسا تو یہاں تک کہا کرتے تھے کہ جب قیامت میں ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تب بھی ہمارے پاس دولت اور ہر طرح کا سامان تعیش موجود ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے دولت کی محبت کو انسان کے دل سے نکالنے کے لئے بار بار قرآن حکیم میں روزِ جزا و سزا کا ذکر فرمایا ہے۔ صحت مند اور تعمیری معاشرے کی تشکیل اس امر کی متقاضی ہے کہ نظام معیشت میں ان راہوں کو مسدود کردیا جائے جو ایک انسان کو دوسرے انسان کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا سبب بنتی ہیں۔

سرکار دو جہاںؐ جہاں رحمت للعالمین ہیں' وہاں رہنمائے نظام معیشت بھی ہیں۔ عطا شدہ نسخۂ کیمیا کے مطابق آپؐ کے لائے ہوئے ضابطۂ حیات میں جہاں تمام شعبہ ہائے زندگی کی رہنمائی کے ابدی اصول موجود ہیں وہاں معیشت و معاش کے لئے ایسا نظام بھی قائم کردیا گیا ہے جو دنیا اور آخرت میں انسانوں کی کامیابی کی دلیل ہے۔ آپؐ نے مسلمانوں پر واضح کردیا تھا کہ اگر فلاح دارین چاہتے ہو تو سود کے گھناؤنے اور حرام کاروبار سے باز رہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات میں بھی سود کی مذمت' اس کے مضرات اور اس کی حرمت کے حوالے سے اس سے باز رہنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ آپؐ نے واشگاف الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ سودی کاروبار میں دولت میں اضافہ ہونے کے بجائے سراسر نقصان اور خسران کی صورت پیدا ہوتی ہے۔

وہ قوم جو سود کو تجارت کی طرح جائز سمجھتی تھی' داعی برحق کی ایک صدا پر سود سے یکسر تائب ہوگئی۔ کاش! ہمارے آقا کی یہ صدائے دل نواز آج ہمارے کانوں سے بھی ٹکرائے اور ہمارے دلوں کو بھی گرمائے' کیونکہ ہم حضورؐ سے اپنی والہانہ محبت کے اقرار کے باوجود لیت و لعل سے کام لے کر سود کو جائز ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

ابتدا میں شراب کی طرح سود بھی حرام نہیں تھا۔ سود کے مکمل اور قطعی حرام ہونے کے بارے میں اعلان چار مرحلوں میں ہوا تھا' پہلے مرحلے میں سورۂ روم کی آیت ۳۹ نازل ہوئی' جس کا مفہوم یہ ہے:

"اگر تم کوئی چیز اس غرض سے دو گے کہ دوسرے کے مال میں پہنچ کر وہ زیادہ ہوجائے تو تمہیں تو وہ زیادہ معلوم ہوسکتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ زیادہ نہیں ہوتی۔"

دوسرے مرحلہ میں حکم کیا گیا جس کا مفہوم ہے:

"یہودیوں کو سود دینا منع کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس کو ترک نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نافرمانی کی پاداش میں ان پر بہت سی حلال چیزیں بھی حرام قرار دے دی تھیں۔"

اس کا ذکر سورۂ نساء کی آیت نمبر ۱۶۱ میں آتا ہے۔ تیسرے مرحلہ میں نہ صرف سود کی ممانعت والی آیت ۱۳۰ میں واضح احکام نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا:

"بہت زیادہ بڑھا کر سود کھانا چھوڑ دو۔"

جبکہ چوتھے اور آخری مرحلے میں سورۂ بقرہ کی سات آیات ۲۷۵ تا ۲۸۱ میں سودی کاروبار کا قطعاً حرام قرار دے کر اس کے نقصانات سے مومنوں کو آگاہ بھی کیا گیا۔ ابتدائی احکام تو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئے تھے لیکن مدینہ منورہ جا کر سود کو قانوناً بند فرمادیا گیا تھا۔

بات کو مزید سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ بیع اور سود میں جو زمین و آسمان کا فرق ہے اسے سمجھا جائے۔ سورۂ بقرہ کی آیت ۲۷۵ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ بیع میں مشتری اور بائع کے درمیان فائدہ کا تبادلہ برابر کا ہوتا ہے۔ مشتری اس چیز سے فائدہ اٹھاتا ہے جو اس نے بائع سے خریدی ہے۔ بخلاف اس کے سودی لین دین میں منافع کا تبادلہ برابری کے ساتھ نہیں ہوتا۔ سود لینے والا تو مال کی ایک مقررہ مقدار لیتا ہے جو اس کے لئے یقیناً منافع بخش ہے لیکن اس کے مقابلے میں سود دینے والے کو صرف چیز یا رقم ملتی ہے' جس کا نفع بخش ہونا یقینی نہیں ہوتا۔ بیع میں ایک چیز کی قیمت کا مبادلہ ہونے کے ساتھ ہی معاملہ ختم ہوجاتا ہے لیکن سود کے معاملے میں صرف شدہ چیز دوبارہ حاصل کرکے سود کے اضافے کے ساتھ واپس کرنا ہوتی ہے۔ سودی کاروبار میں انسان محض اپنی ضرورت سے زیادہ مال دے کر بلا کسی محنت و مشقت کے دوسروں کی کمائی میں شریک غالب بن جاتا ہے۔ اس کی شرکت نفع میں تو ہوتی ہے مگر نقصان میں نہیں ہوتی بلکہ وہ ایسا شریک ہوتا ہے جو صرف منافع کا دعویدار ہوتا ہے۔

سود لوگوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کا بدترین طریقہ ہے' یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اور اس کے پیارے رسولؐ نے اسے حرام قرار دے کر اسے اپنانے والوں کو بدترین انجام کی خبر دی ہے:

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ بالکل اس شخص کی طرح ہیں جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کردیا ہو' یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح

ختم نبوۃ

ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے پھر وہ سود خوری سے باز آ جائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا' اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو اس کے حکم کے بعد بھی سود کھائے گا وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔" (سورۂ بقرہ:۲۷۵)

سود کو ذریعہ آمدنی بنانے کو اللہ اور اس کے پیارے رسولؐ کے خلاف جنگ کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے اور امتِ مسلمہ کو سودی کاروبار سے مطلقاً منع کرتے ہوئے توبہ کرنے کا حکم یوں فرمایا گیا ہے:

اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے' اسے چھوڑ دو اگر واقعی تم مومن ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اس کے پیارے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اب بھی سود سے توبہ کر لو تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حقدار ہو' نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔"

(سورۂ بقرہ:۲۷۸'۲۷۹)

اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معاہدوں میں وضاحت فرمادی تھی کہ اگر کسی نے سودی کاروبار کیا تو معاہدہ ختم سمجھا جائے گا۔ نجران کے عیسائیوں سے جو معاہدہ ہوا تھا اس میں ایک کھلی شق یہ تھی کہ اگر تم سودی کاروبار کرو گے تو معاہدہ ختم سمجھا جائے گا۔ آپؐ نے طائف کے رؤسا سے مصالحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہ سودی کاروبار بند کر دیں' چونکہ سود کی لعنت معاشیات کے اعتدال اور اس کے مفید توازن کو درہم برہم کر دیتی ہے' اس لئے اس کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ سود سے بچیں اور صدقات اور خیرات میں قدم آگے بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اللہ تعالیٰ سود اور سودی کاروبار کو مٹاتا ہے اور صدقات اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ناشکرے بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔" (سورۂ بقرہ:۲۷۶)

بظاہر سودی کاروبار سے دولت بڑھتی نظر آتی ہے جبکہ حضور اکرمؐ نے جو رہنمائے نظام معیشت بھی ہیں' آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا ابدی پیغام سنایا کہ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو چیز تم نے اس غرض سے دی کہ لوگوں کے مال میں مل کر وہ بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بڑھتی نہیں ہے۔"

(سورۂ روم:۳۹)

سود خور اپنے راس المال سے زائد جو کچھ لیتا ہے وہ درحقیقت معاشرہ کی رگوں کا خون ہے جو وہ بکمال درندگی چاٹتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی ممانعت کی گئی ہے۔

رہنمائے نظام معیشت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ معاشی نظام میں کسی بھی قسم کے سود کی کوئی گنجائش نہیں ہے' چاہے سود مفرد ہو یا مرکب ہو' ذاتی غرض پر لیا جائے یا تجارتی اور پیداواری قرضوں پر' وہ ہر صورت میں حرام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سود لینے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبیؐ کے خلاف اعلان جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے اور نہ صرف سود کھانے والے کو بلکہ اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہ کو بھی اس گناہ میں برابر کا شریک گردانا گیا ہے۔

اسلام میں سود کی ممانعت محض اخلاقی بنیادوں پر ہی نہیں بلکہ اس کے خطرناک اقتصادی اور سماجی مضرات کی بنا پر بھی ہے۔ سود کی لعنت متعدد قدیم معاشروں کی تباہی کا باعث بھی بن چکی ہے کیونکہ اس کی بنیاد استحصال اور ظلم پر ہے۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۳۶ بار زنا سے گناہ میں زیادہ وزنی ہے۔ (دار قطنی)

ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ سود میں گناہ کے ۹۹ درجے ہیں' ان میں سے کم تر درجہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے برے تعلقات قائم کرے۔ (معاذ اللہ)

ایک حدیث میں ارشاد نبویؐ ہے کہ چار اشخاص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ وہ ان کو جنت میں داخل نہیں کرے گا اور اس کی نعمتیں انہیں نہیں چکھائے گا' وہ ہیں: (۱) شراب کا عادی' (۲) سود خور' (۳) یتیم کا ناحق مال کھانے والے' (۴) والدین کا نافرمان۔

آپؐ نے سودی کاروبار سے تائب ہو جانے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر وہ قرض جو نفع کھینچتا ہے وہ سود ہی کی ایک قسم ہے۔ (بیہقی)

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ نظام معیشت میں سودی کاروبار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی' لہٰذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ سودی کاروبار بلاشک وشبہ اسلامی روح کے منافی ہے' بلکہ حضرت عمر فاروقؓ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ سود کو بھی چھوڑو اور اس کے

شائبہ کو بھی۔

ادھر ہم ہیں کہ کھلے عام سود سے بھی محفوظ نہیں رہنا چاہتے' اور ادھر' ادھر ہاتھ مار کر شک سے دنیوی فائدہ حاصل کرنے پر تلے ہوئے ہیں' کس قدر سادہ لوح اور بھولے ہیں وہ لوگ جو سود کے بارے میں قرآن وسنت کے سخت اور شدید لہجے کی موجودگی میں بھی تجارتی اور کاروبار سود کو سود نہیں سمجھتے اور باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ منافع ہے' سود نہیں ہے۔ یہاں تک کہ بعض بڑے بڑے اسکالر بھی ڈگمگا گئے ہیں اور ناپاک جسارت کر کے سود کے جواز کی خطرناک پگڈنڈی پر چل نکلے ہیں۔

آج ہمارے منصوبہ سازوں' ماہرین اقتصادیات' وزیر خزانہ' مالیاتی اداروں' سربراہان مملکت اور خود ہم کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ ہم سود کے حرام اور ظالمانہ نظام کو خیر باد کہنے کا کبھی نہیں سوچتے۔ صرف بینکوں اور بیمہ کمپنیوں کی بات نہیں' آج تمام سرکاری وغیر سرکاری کاروبار سود پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے' شاید ہی کوئی لقمہ ایسا ہو جو بالواسطہ یا بلاواسطہ سود کی آمیزش کے بغیر ہمارے منہ میں جاتا ہو۔ ایسے میں ہم قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا منہ لے کر جائیں گے؟ کیا ہم نے کبھی سوچا ہے؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہی ملے گا۔

ملک سے سودی نظام کے مکمل خاتمے کی ضرورت سے کوئی مخلص مسلمان انکار نہیں کر سکتا' محسن انسانیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ نظام معیشت اسلامی نظام حیات کی روح ہے اور ہر دو ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اسلام کے اس نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر موجودہ مالیاتی قوانین کی تبدیلی کا کام اس طرح سرانجام دیں کہ حرمت سود کی قرآنی فکر مکمل طور پر عملاً نافذ ہو جائے' بصورت دیگر تاریخ عالم گواہ ہے کہ سود خور قوموں کا انجام بارہا ان کی خونریزی اور قتل عام پر ہی ہوتا ہے۔

اگر ہم غیر سودی نظام کو اپنے یہاں اس وقت اور فوراً نافذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور نتائج اللہ تبارک وتعالیٰ پر چھوڑ دیں تو ایسا وقت جلد آئے گا کہ ترقی یافتہ ممالک بھی دنیا کے امن وچین کی خاطر اس کو اپنانے پر مجبور ہو جائیں گے اور اس طرح ایک منصفانہ اقتصادی نظام کی بنیاد پڑ جائے گی جو انشاء اللہ کبھی تبدیل نہ ہو سکے گا۔

جب اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مقامات پر سود کو حرام قرار دے کر اس سے بچنے کا حکم

باقی صفحہ 16 پر

HB ®
TRUSTABLE
MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

سچائی اور راست بازی

مولانا یحییٰ نعمانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں جن اخلاق حسنہ کی بہت تاکید کی گئی ہے اور جن پر بہت زور دیا گیا ہے‘ ان میں صدق وسچائی اور راست بازی کا خاص مقام ہے۔ صدق وسچائی کا ایک بنیادی اور سادہ مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی گفتگو میں جھوٹ اور خلاف واقعہ باتوں سے پرہیز کرے‘ اور ہمیشہ وہی بات کرے جو مطابق واقعہ اور سچ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات میں سچائی کی اس بنیادی قسم پر بھی بہت زور دیا گیا ہے اور اس کو ایمان کی نشانی اور جھوٹ بولنے کو ایک طرح کے نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

ایمان لانے کے بعد صدق وسچائی کا تقاضا یہ بھی ہے کہ انسان اللہ سے کئے گئے اس عہد کو پورا کرے اور اس وعدے میں سچائی دکھائے جو ایمان لاتے وقت وہ اللہ سے کرتا ہے۔ اب اس کی مکمل اطاعت کرے اور نفس کی خواہشات اور شیطان کے وسوسوں کے بجائے اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اور اس کے احکام کی تابعداری کرے‘ اور اسی کو اپنی زندگی کا طریقہ بنالے...... قرآن وحدیث سے بھی یہ پتہ چلتا ہے اور علمائے ربانیین کی تشریحات میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ صدق وسچائی کا ایک خاص مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’اصل نیکی تو اس شخص کی نیکی ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت کے باوجود رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں اور مسافروں کو اور سائلوں کو اور غلاموں کے آزاد کرنے کے لئے‘ اور جس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور ان کی جو عہد کرے اس کو پورا کرتے ہیں اور جو صبر کرتے ہیں تکلیف میں اور سخت (اور جمے رہتے ہیں) سخت حالات میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں سچے اور یہی متقی ہیں۔‘‘

اس طرح راست بازی اور سچائی کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہر طرح کے معاملاتی جھوٹ اور مکر وفریب سے آدمی بچے اور کسی قسم کے دھوکے وغیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔ مثلاً ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص جھوٹ سے اور اس پر عمل (یعنی دھوکہ فریب) سے نہ بچے اللہ کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔

لیکن قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ صدق کا کمال اور اس کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ایک صاحب ایمان اللہ سے محبت میں ایسا سچا اور صادق ہو کہ وہ اس کی راہ میں ہر طرح کے حالات میں ثابت قدم رہے‘ ضرورت پڑنے پر اس کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرے‘ اس کے لئے اپنوں سے رشتہ توڑ لے‘ اپنے مفادات کو نظر انداز کردے اور اس کی راہ میں اپنے جان ومال کو بے قیمت کرے‘ ایک مومن اپنے ایمان کے ساتھ ہی اللہ سے اس وفاداری کا معاہدہ کرتا ہے پھر اس کو نباہتا ہے تو وہ ’’صادق‘‘ اور مکمل ’’سچا‘‘ قرار پاتا ہے۔ ’’صدق‘‘ کا یہ حال انسان کو ’’صدیقیت‘‘ کے مرتبے تک پہنچاتا ہے۔

یہ دین کا وہ مقام ہے جو نبوت کے بعد اعلیٰ ترین مرتبہ ہے۔ قرآن مجید نے بلامبالغہ دسیوں جگہ اس آزمائش میں (جب دین کی خدمت اور اس کی نصرت کے لئے اپنے مفادات کی اور اپنی قربانی کی ضرورت پڑے) پورا اترنے والوں کو ہی خدا کی نگاہ میں ’’سچا‘‘ اور ’’صادق‘‘ قرار دیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس صفت میں بھی امت میں سب سے سابق اور فائق ہیں۔

سورۂ حشر کی آیت نمبر ۸ میں مہاجرین کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

’’وہ مہاجر جو (اللہ کی خاطر) نکالے گئے اپنے گھروں سے اور مالوں سے وہ چاہتے تھے اللہ کا فضل اور رضامندی اور اللہ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں‘ وہی ہیں سچے۔‘‘

سورۂ حجرات کی آیت ۱۴‘ ۱۵ اور سورۂ احزاب کی آیت ۲۲ تا ۲۴ اور دیگر بہت سی آیتوں

میں بھی یہی بات کہی گئی ہے۔ سورۂ عنکبوت کے شروع میں مکہ کے پرآشوب ماحول میں مسلمانوں پر آنے والی آزمائشوں کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ ہم ہر زمانہ میں اہل ایمان کو اسی طرح آزماتے ہیں' اس طرح اللہ جان لیتا ہے کہ اور واضح کر دیتا ہے کہ کون ہیں وہ لوگ جو سچے ہیں اپنے ایمان میں اور کون ہیں جھوٹے۔

بہرحال سچائی اور راست بازی کا ابتدائی درجہ تو زبان کے جھوٹ سے بچنا ہے' مگر اس کا آخری مقام صدیقیت ہے' جس کا مطلب ہے بندے کی اپنے مالک سے پوری وفاداری اور مکمل خودسپردگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سچائی کو لازم پکڑلو اور ہمیشہ سچ ہی بولو' اس لئے کہ سچائی نیکی کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے۔ جب آدمی مستقل ''سچ'' ہی بولتا رہتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کر لیتا ہے تو (ایک وقت وہ آتا ہے کہ) اللہ کے یہاں وہ صدیق لکھ لیا جاتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اور جھوٹ سے پرہیز کرو' اس لئے کہ جھوٹ آدمی کو بدکاری کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور بدکاری کا نتیجہ جہنم ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور اس کو ہی اپنے لئے اختیار کر لیتا ہے' یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں ''کذاب'' لکھ لیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اس عظیم حدیث میں بڑے اہم حقائق بیان فرمائے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سچائی بذات خود ایک نیکی ہے' مگر اس کے اندر ایک خاص تاثیر یہ ہے کہ وہ آدمی کی پوری زندگی کو راستبازی کی زندگی بنادیتی ہے' اس کے اندر نیک کرداری اور پاکیزگی آجاتی ہے اور اس طرح وہ جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔

اسی طرح جھوٹ ایک گندی عادت اور گناہ ہے' مگر اس کے ساتھ اس کے اندر ایک بری تاثیر یہ ہے کہ وہ انسان کو بدکردار اور فسق وفجور کی طرف مائل کر دیتی ہے' اور اس طرح وہ شخص (العیاذ باللہ) جہنم کا مستحق بن جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنے رسالہ ''امراض القلوب'' میں لکھتے ہیں کہ بعض مشائخ کا معمول یہ تھا کہ وہ اپنے کسی پیروکار کو کسی گناہ یا فحش عمل سے روکنے کے بجائے ابتدا میں اس کو نصیحت کرتے تھے کہ وہ سچائی کو لازم پکڑ لے' اس لئے کہ سچائی اختیار کرنے کے بعد انسان کے نفس کا شر مغلوب ہونے لگتا ہے۔

اس حدیث میں ایک روحانی اور عالم قدس کی حقیقت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ سچ بولتے رہنے اور جھوٹ سے مکمل پرہیز کرنے کے نتیجہ میں انسان کو اللہ کے یہاں ''صدیق'' لکھ لیا جاتا ہے۔

اس کا واضح نتیجہ یہ ہے کہ بول چال میں سچ بولنا اور معاملات میں سچائی پر کاربند رہنا اور دھوکے اور مکاری سے مکمل پرہیز ایسے اعمال ہیں جن پر اگر استقلال سے جمے رہا جائے تو یہ صدیقیت کے عظیم مرتبہ تک پہنچانے والی چیز ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کے خاص قرب کے مقامات میں انبیاء کے بعد صدیقین کا درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے درجات بلند فرمائے اور ہمارا انجام ان قابل رشک بندوں کے ساتھ فرمائے' جن کو وہ صدیقین' شہداء اور صالحین کے القاب سے یاد فرماتا ہے اور جن پر اس کا خاص انعام ونوازش ہے۔

☆☆..........☆☆

بقیہ سود کی حرمت

فرمایا ہے تو بحیثیت مسلمان ہمارے پاس کون سا جواز باقی رہ جاتا ہے کہ آج کے اس پرآشوب دور میں سود کو جائز ثابت کرنے کی ناکام کوشش کریں؟ کہ اجتہاد یا بحث ومباحثہ کرنے سے مطلب یوں نکلتا ہے یا یوں نہیں نکلتا اور بدقسمتی سے سود اور سودی کاروبار کو شریعت کا نام لے کر جائز ثابت کرنے کی بے سود کوششیں کی جارہی ہیں۔

صاحبان فکر ونظر اور علمائے حق کی بھاری اکثریت کے نزدیک اسلام میں سود کسی درجہ کا بھی ہو گوارا نہیں ہے' چاہے اقتصادی احوال وظروف میں کتنے ہی تغیرات رونما کیوں نہ ہوجائیں' ان کے نزدیک قرآن وسنت کی روشنی میں سود کی ساری انواع ہر حال میں قطعاً حرام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پراعتماد اور باوثوق طریقہ سے اللہ کے بھروسے پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بالآخر کامیابی حق کی ہوگی' انشاء اللہ العزیز۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص صبح وشام تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرے' یوں کہے: ''اللھم انی اسئلک الجنۃ'' بہشت خود اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتی ہے کہ ''اے اللہ! اس کو بہشت میں داخل فرما۔'' اور تین مرتبہ یہ کہہ کر جہنم سے پناہ مانگے: ''اللھم اجرنی من النار'' تو دوزخ خود اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتی ہے کہ ''اے اللہ! اس کو دوزخ سے بچا۔'' (مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی ونسائی)

امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

تجمل اسلام گیلانی

خالق کائنات کی ہر تخلیق معمور مصلحت ہوتی ہے، وجود انس ہو یا حقیقت حیوانات و نباتات، نگار فطرت کے یہ حسین شاہکار کائنات کے لیل و نہار میں آسائش و زیبائش کے ساتھ تابندہ ہوتے ہیں۔ اگر ایک نسیم سحر اور باد سموم کے درمیان پنکھ پھیلا کر اپنی زندگی کا مظاہرہ کرتا ہے تو دوسرا فکر معاش، عشق بتاں اور غم روزگار کے تار عنکبوت میں الجھا ہوا ہے، اور یہی ان کی زندگی اور موت کی منزل ہوتی ہے۔

لیکن میرے دوستو! میری زبان جس شخصیت کے تذکرے کو دامن میں سمونے کی کوشش کر رہی ہے، اس نے ایسے وقت میں آنکھ جھپکی جبکہ ہندوستان کے لیل و نہار پر فرنگی حکمرانوں کی جلوہ آفرینیاں جنم لے رہی تھیں، اس دھرتی کا تخت سرکار فرنگی کے در پر نظریں جھکائے کھڑا تھا، ہندوستان غلامی کی زنجیروں میں جکڑا جا چکا تھا۔

مغلیہ سلطنت کے سورج کو غروب ہوئے چونتیس برس کا عرصہ بیت چکا تھا کہ سرزمین پٹنہ میں ربیع الاوّل کے مقدس مہینے میں جمعہ کے روز ایک بچہ جنم لیتا ہے۔ ارے کون جانتا تھا کہ سید ضیاء الدین بخاری کے دولت کدے میں جنم لینے والا یہ بچہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری بنے گا؟ کون جانتا تھا کہ یہ حکمران کی نگاہیں خیرہ کر دے گا؟ کون جانتا تھا کہ اس کے ایک ایک بول سے نفرتوں کے سمندر ماہی بے آب بن جائیں گے؟

کون جانتا تھا کہ اس کے لبوں کی حرکت فرنگیوں کے خون کی ندیاں بہا دے گی؟ کون جانتا تھا کہ یہ بچہ فرنگی قمار خانوں کی دیواروں پر کھڑے ہو کر حجازی لے میں وہ گیت چھیڑے گا کہ جس سے صراحی و جام ٹکرا جائیں گے؟

کون جانتا تھا کہ یہ بچہ ایسے قافلے کا سالار ہوگا کہ جس کی منزل راستے کا گرد و غبار بھی اوجھل نہیں کر سکے گی؟ کون جانتا تھا کہ اسکی رقت قلب نوخیزوں کے خون کو آتش گرما دہ بنا دے گی؟

لیکن سنو! کرہ ارض کے مکینو! یہ بچہ شریعت کا ایسا امیر بنا کہ جسکی شخصیت و کردار اور جسکی خطابت کے طوفان نے فرنگی کی فرنگیت اور مرزائی کی مرزائیت کو خس و خاشاک کی مانند بہا کر برسر منبر یہ اعلان کر دیا کہ:

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے
جب تک دہن میں ہے زبان سینے میں دل ہے
کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے

محترم سامعین! خانوادہ نبوت کا یہ چشم و چراغ میرا پیر و مرشد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک ہی شخص نہ تھے، اپنی ذات میں ایک انجمن کی حیثیت رکھتے تھے، محاذ حریت ہو یا تحریک ختم نبوت، مسئلہ توہین رسالت ہو یا تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت، ارے امیر شریعت تو اللہ کا وہ نڈر مجاہد تھا جس نے ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کو بے حیثیت سمجھتے ہوئے ہر محاذ کو اپنا مشن حیات سمجھ رکھا تھا، اگر ہندوستان میں انگریز کو رسوا کرنے والوں کی تاریخ کھنگالی جائے تو سرفہرست امیر شریعت کا نام ہوگا۔

تحفظ ناموس رسالت کی بات چلی تو گستاخ رسول راجپال نے رنگیلا رسول نامی رسوائے زمانہ کتاب لکھ کر مسلمانوں کی غیرت کو للکارنے کی ناپاک جسارت کی، اس موقع پر امیر شریعت نے میدان کارزار میں بپھرے ہوئے شیر کی مانند کود کر ایسا ولولہ انگیز خطاب کیا جس نے بے ضمیروں کو باضمیر کر دیا، خواب غفلت میں سوئے ہوؤں کو تمنائے شہادت سے روشناس کرا دیا۔

باقی صفحہ 23 پر

ہماری کوتاہیاں

مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی

اسلام بے انتہا جامع اور ہمہ گیر نظام حیات ہے' عقائد و عبادات و اخلاق پر توجہ کے ساتھ ہی معاملات کے پہلو پر بھی اسلام کی توجہ مکمل ہے' معاملات کے شعبہ میں اسلام کا اصولی نقطۂ نظر یہ ہے کہ ہر صاحب حق کو اس کا پورا حق ملے' کسی بھی طرف سے اس کی حق تلفی نہ ہونے پائے' کسی کی ایذا رسانی اور ظلم کا موقع اور نوبت نہ آنے پائے' چودہ سو سال پہلے مدینۃ المنورہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملات کے جو ضابطے اور اصول متعین فرما دیئے تھے نئی تہذیب و تمدن' نیا نظام تجارت اس کی ہمسری کر ہی نہیں سکتا' مساوات و عدل پر مبنی اسلامی نظام معاملات کی نظیر پیش ہی نہیں کی جا سکتی' اسلام کا یہ حکم کتنا عظیم ہے:

''آپس میں بھائیوں کی طرح زندگی گزارو مگر معاملہ اجنبیوں کی طرح کرو''

یعنی معاملات میں کھرا پن' غیر جانبداری' مساوات' عدل و انصاف' ضرر رسانی سے اجتناب سب ملحوظ رکھا جائے۔

اسلام اپنی روحانی اور موافق عقل تعلیمات کے ذریعہ انسانی ضمیر کو ہمہ وقت بیدار' ہوشیار' حساس اور اعمال و افعال کا نگراں و محاسب بنائے رکھتا ہے اور اس کے دل میں یہ تصور جاگزیں اور راسخ کر دیتا ہے کہ اس کی ہر نقل و حرکت' رفتار و گفتار' خیالات و تصورات سے اللہ پوری طرح باخبر ہے:

''ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دل میں آنے والے وسوسوں کو جانتے ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' (سورۂ ق:۱۶)

اس کے ساتھ ہی اسلام انسان کی رہنمائی اس طرف بھی کرتا ہے کہ تمام عیاں و نہاں' خفیہ و علانیہ' ظاہری و باطنی' بیرونی و اندرونی اعمال و افعال قیامت کے روز بارگاہ رب العزت میں پیش ہوں گے اور ان کا حساب لیا جائے گا۔ اس طرح اسلام نے تمام شعبہ ہائے زندگی میں انسان میں احساس ذمہ داری و جوابدہی پیدا کرنے اور جرائم اور گناہوں سے دور رکھنے کی کوشش کی ہے۔

معاملات کے باب میں بھی اسلام کا یہی اسلوب ہے' اس شعبہ میں جو جرائم اور گناہ لوگوں سے ہو سکتے ہیں ان سب پر اسلام قدغن اور بندش لگاتا ہے' ان سے بچاؤ کے راستے بتاتا ہے اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ معاملات اور باہمی لین دین کا شعبہ جرائم کی غلاظتوں اور گندگیوں سے متعفن نہ ہونے پائے بلکہ اس میں صفائی اور ستھرائی باقی رہے' اس طرح اسلام معاملات کی صفائی کو ضمنی طور پر دعوت اسلام اور غیر مسلموں کے اسلام کی طرف راغب ہونے کا ایک اہم ذریعہ بنانا چاہتا ہے اور متعدد نو مسلموں کے واقعات اس پر شاہد ہیں کہ ان کے اسلام لانے کا اولین باعث اسلام کا صاف ستھرا نظام معاملات ہوا ہے۔

عام طور پر معاملات کے شعبہ میں جو گناہ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱: کھوٹ' ملاوٹ اور دھوکا'
۲: ناجائز طریقے سے دوسرے کا مال ہڑپ کرنا'
۳: جھوٹی قسم'
۴: یتیموں کا مال ہڑپ کرنا'
۵: رشوت'
۶: سود خوری'
۷: احتکار (مال روک کر بعد میں گراں فروخت کرنا)۔

ذیل میں ان سات گناہوں کے بارے میں مزید تفصیل درج کی جاتی ہے۔

کھوٹ' ملاوٹ اور دھوکا:

دھوکا اور کھوٹ ایسی خرابی ہے جو باہمی اعتماد کو ختم کر دیتی ہے اور اس کے نتیجے میں شک و عداوت کا تخم تناور درخت بن جاتا ہے' باہمی تعاون کی روح مفقود اور ختم ہو جاتی ہے' ایک دوسرے کی ہمدردی کا جذبہ سرد پڑ جاتا ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے' اپنا ہاتھ غلہ کے اندر داخل کیا تو تری محسوس کی' مالک سے دریافت کیا کہ یہ کیسی تری ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بارش میں بھیگنے کی وجہ سے تری آ گئی ہے' آپؐ نے فرمایا کہ تم نے تر غلہ اوپر کیوں نہیں رکھا (تاکہ خریدار دیکھ لے) سنو جو دھوکا دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (صحیح مسلم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان :''من غش فلیس منا'' (جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے) میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فریب دہی اور ملاوٹ بہت سنگین جرم ہے اور ایسا کرنے والا معاملات میں مسلمانوں کے طریقہ راستی و خیر خواہی کے خلاف چلنے والا ہے' عیب دار سامان فروخت کرنا اور خریدار کے سامنے اس کا عیب ظاہر نہ کرنا بھی دھوکہ اور فریب ہے' اسلام اس کی مذمت کرتا ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے کوئی عیب دار سامان عیب ظاہر کئے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔''

(سنن ابن ماجہ)

اسلام یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے دلوں کو معاملات کے باب میں درست روی کا عادی بنائے' اسی مقصد کے لئے وہ تاجر کو حکم دیتا ہے کہ وہ خریدار کا خیر خواہ رہے اور جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اس کے لئے بھی پسند کرے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ''الدین النصیحۃ'' دین (ہر شعبہ زندگی میں) خیر خواہی کا نام ہے۔ فرمایا گیا:

''لا یؤمن من احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ'' (متفق علیہ) تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا' جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

ناپ تول میں کمی کرنا اور پورا پورا نہ تولنا دھوکہ کی بدترین صورت ہے۔ قرآن ایک طرف یہ حکم دیتا ہے:

''وزن صحیح ترازو سے تولو۔''

(الشعراء:۱۸۲)

دوسری طرف صحیح تول نہ کرنے والوں پر سخت عذاب کا اعلان کرتا ہے:

''تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لئے جن کا حال یہ ہے کہ جب وہ لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھٹا کر دیتے ہیں' کیا لوگ نہیں سمجھتے کہ ایک بڑے دن یہ اٹھا کر لائے جانے والے ہیں؟ اس دن جب کہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔''

اصحاب مدین (قوم شعیبؑ) میں یہ مرض عام تھا' پیغمبر خدا حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو مستقل اس حرکت سے روکا۔ قرآن کی زبان میں:

''اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا' انہوں نے کہا: اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو' اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے' تمہارے پاس تمہارے رب کی صاف رہنمائی آ گئی ہے' لہٰذا پورا پورا ناپو اور تولو' لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھٹا کر نہ دو' اور زمین میں فساد برپا نہ کرو' جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے' اس میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم واقعی مومن ہو۔'' (سورۂ اعراف:۸۵)

لیکن تمام تر نصائح کے باوجود' قوم نے پیغمبر کو نشانہ مذاق بنایا' ان کے حکم کو پس پشت ڈالے رکھا بلکہ اسے درخور اعتناء تک نہ سمجھا' چنانچہ اللہ نے اپنا عذاب ان پر مسلط کر کے مزہ چکھا دیا' قرآن کریم اس کی تصویر کشی کرتا ہے:

''آخر کار جب ہمارے فیصلہ کا وقت قریب آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیب اور ان کے ساتھ مومنوں کو بچا لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو سخت دھماکے نے ایسا پکڑا کہ وہ اپنی بستیوں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے گویا وہ کبھی وہاں رہے' بسے ہی نہ تھے۔'' (ھود:۹۴)

قرآن کریم نے اس واقعہ کو ذکر کر کے پوری دنیا کے انسانوں کو یہ آگاہی دے دی ہے کہ ناپ تول میں کمی وہ جرم ہے جس پر اللہ کا عذاب آتا ہے اور مجرم کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ قرآن کا مقصد فی الواقع معاملات میں دیانت اور راست بازی کی تعلیم ہے' ناپ تول میں کمی کرنا ایک جرم نہیں بلکہ بہت سے جرائم کے جمع ہونے کی علامت ہے۔

قرآنی تلقین ہے:

''واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان۔'' (الرحمٰن:۹)

ختم نبوت

ترجمہ: ’’انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔‘‘

ناجائز طریقے سے دوسرے کا مال ہڑپ کرنا:

ظلم و زیادتی کر کے اور ناجائز طور پر دوسرے کا مال کھانا اور ہڑپ کرنا معاملات کے باب میں سنگین ترین جرم ہے‘ جدید عالمی قوانین میں یہ دفعہ ملتی ہے کہ دوسرے کی ملکیت پر ناجائز قبضہ و تصرف نہ کیا جائے‘ لیکن لوگوں میں دینی بیداری برائے نام ہے‘ اخلاقی تربیت معدوم ہے‘ اسی لئے ظلم کا یہ سلسلہ روز افزوں ہے۔ عدالتوں میں ہزاروں مقدمات ناجائز مال و ملکیت ہڑپ کرنے کے ہیں‘ کچھ تو مقدمات کی کثرت اور زیادہ عدالتی قانون و نظام کی الجھن اور پیچیدگیاں کہ سالہا سال گزر جاتے ہیں مگر مقدمات فیصل نہیں ہو پاتے اور ظالم کا سلسلہ ظلم جاری رہتا ہے اور مظلوم اس کی چکی میں پستا رہتا ہے۔

اسلام قانونوں کی سزائیں متعین اور لازمی قرار دینے کے ساتھ ہی انسانی قلوب کی گہرائیوں میں دینی تعلیمات کے ذریعہ یہ عقیدہ راسخ کر دیتا ہے کہ دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا معاملہ اور اس کا مال ناحق کھانے سے بچنا ہی حق کی وہ سیدھی راہ ہے جو بلا خوف و خطر منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے اور اس راہ سے ہٹنے میں خسارہ و نقصان کے سوا کچھ اور ہاتھ آنے والا نہیں ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا:

’’اے ایمان والو! ایک دوسرے کے مال کو باطل طریقے سے مت کھاؤ‘ مگر یہ کہ لین دین آپس کی رضامندی سے ہونا چاہئے اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو‘ یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے‘ جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔‘‘ (النساء:۲۹‘۳۰)

باطل طریقے سے دوسرے کا مال ہڑپ کرنا‘ کاروبار و تجارت اور لین دین کی ان تمام صورتوں کو عام ہے جن میں معاملہ کے دونوں فریقوں کی مکمل اور درست رضامندی پوری طرح نہیں موجود ہوتی ہے بلکہ ان میں ایک فریق کے مفادات پیش نظر ہوتے ہیں اور دوسرا فریق نقصان کھاتا ہے یا فریب خوردہ ہوتا ہے‘ باہمی رضامندی سے لین دین ہونا چاہئے‘ رضامندی کی صورت ہی میں حاصل شدہ منافع جائز سمجھے جائیں گے‘ جبکہ دھوکا‘ فریب اور کھوٹ پایا جائے یا ایک فریق مجبوری و بے بسی کے عالم میں معاملہ کر رہا ہو تو اس سے ملنے والا ناجائز ہی ہوگا‘ اس لحاظ سے تجارت کی وہ سب صورتیں ناروا ہیں جن میں ضرر (نقصان) یا غرر (دھوکہ) پایا جائے‘ سود‘ قمار‘ غصب‘ چوری‘ خیانت‘ ظلم سب ہی اس ذیل میں آجاتے ہیں۔

قرآنی اسلوب کی لطافت اور جامعیت بھی یہیں محسوس کی جاسکتی ہے۔ قرآن نے کہا: ’’اپنا مال باہم ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ‘‘ اپنا مال فرما کر یہ اشارہ کر دیا گیا کہ ہر ایک کا مال تمہارا اپنا مال ہے‘ پوری امت کا مال ہے‘ دوسرے کا مال کھانا خود اپنا اور امت کا مال کھانا اور نقصان کرنا اور اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارنا ہے‘ اسلام کا تصور یہی ہے کہ ہر فرد بشر کی حیثیت قابل احترام ہے اور اس احترام کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اسے ضائع اور ہڑپ نہ کیا جائے اور اسے ہڑپ کرنا قرآنی زبان میں ظلم و عدوان ہے جس کی سزا عذاب جہنم ہے۔

حدیث نبوی ہے:

’’جو کسی کی زمین کا کوئی حصہ ناجائز طور پر لے لیتا ہے قیامت کے روز اسے ساتوں زمینوں تک نیچے دھنسا دیا جائے گا۔‘‘ (صحیح بخاری)

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے:

’’جو لوگوں کا مال ضائع کرنے کے لئے لیتا ہے‘ اللہ اسے ضائع و برباد کر دے گا۔‘‘ (صحیح بخاری)

مال حرام کھانے سے منع کیا گیا: ’’کل لحم نبت من حرام فالنار اولیٰ به‘‘ (ترمذی) حرام مال سے پرورش پانے والے ہر گوشت (جسم) کے لئے نار جہنم ہی سب سے زیادہ موزوں ہے۔

ایک حدیث میں آیا کہ جو شخص مزدور سے پورا کام لے کر اس کی اجرت نہیں دیتا قیامت کے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے فریق ہوں گے۔ (بخاری)

تاجروں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح طریقہ بتایا ہے۔

’’خرید و فروخت کرنے والوں کو (مجلس سے) جدا ہونے سے پہلے (معاملہ ختم کرنے کا) اختیار ہے تو اگر وہ دونوں سچ بولیں اور (عیب) واضح کر دیں تو معاملہ میں برکت ہوتی ہے اور اگر (عیب) چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو برکت مٹادی جاتی ہے۔‘‘ (بخاری)

☆☆............☆☆

ختم نبوت

مولانا عبدالعزیز جتوئی کا سانحۂ ارتحال

فیاض حسن سجاد

گزشتہ چند ماہ سے کئی علمی و دینی شخصیات نے ملت کو داغ مفارقت دیا جس سے دینی و علمی حلقے اپنے آپ کو یتیم محسوس کرنے لگے ہیں۔ حضرت مفتی نظام الدین شامزئی‘ حضرت مولانا مفتی زین العابدین‘ شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد‘ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہم اللہ کا غم ابھی تازہ تھا کہ قافلہ حق کے اہم رکن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالعزیز جتوئی رحلت فرما گئے۔

ہر عالم اپنی مسند اور جگہ پر اتنا بھاری ہوتا ہے کہ اس کا خلا پُر ہونا ممکن نظر نہیں آتا‘ یوں روزانہ اموات ہوتی ہیں جن کی جدائی سے ایک خاندان کے افراد اس کی کمی محسوس کرتے ہیں اور رنجیدہ ہوتے ہیں لیکن جب عالم جدا ہوتا ہے تو امت کا ایک بڑا طبق رنجیدہ ہوتا ہے۔ مولانا عبدالعزیز جتوئی کاروان حق کے جرنیل اور تحفظ ختم نبوت کے مشن کے نڈر اور انتھک سپاہی تھے‘ ان کی رحلت سے ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ موت العالم موت العالم کے مطابق ایک عالم دین کی موت ایک دنیا کی موت ہوتی ہے۔ مولانا جتوئی مجاہد فی سبیل اللہ مرد درویش تھے جن کی ساری زندگی اسلام کی سربلندی اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت میں گزر گئی‘ ان میں علماء سلف کی تمام علامات پائی جاتی تھیں‘ وہ اسلاف کا سچا نمونہ تھے‘ وہ نمود و نمائش نہیں کرتے تھے‘ انتہائی سادگی اور کسر نفسی اختیار کرتے تھے‘ انہوں نے اعلائے کلمۃ الحق کے راستے میں تکالیف برداشت کیں اور مسافرت کی زندگی گزاری‘ اپنی کسی ضرورت کا کبھی کسی سے تذکرہ نہیں کیا۔

مولانا عبدالعزیز جتوئی کا تعلق ایک دینی و علمی خاندان سے تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ان کے والد نے حصہ لیا تھا‘ مولانا عبدالعزیز جتوئی ان کے چھوٹے صاحبزادے تھے‘ والد کی نسبت سے مولانا جتوئی پیدائشی طور پر تحفظ ختم نبوت کے مشن کے علمبردار تھے‘ ان کے والد نے ان کو ملک کی مشہور دینی درسگاہ قاسم العلوم ملتان میں داخل کیا‘ جہاں سے انہوں نے سند فراغت حاصل کی۔

مولانا جتوئی نے راقم کو بتایا کہ جب ہم فارغ التحصیل ہوئے تو اپنے استاد محترم محمود الملت مولانا مفتی محمود سے ایک شاگرد کی نسبت سے الوداعی ملاقات کی‘ ہم چند طلباء باری باری حضرت سے مصافحہ کرتے‘ حضرت دست شفقت دراز فرماتے اور چند ایک سوال کے بعد ہدایات دیتے‘ جب میری باری آئی تو میں نے دعا کی درخواست کی‘ تو حضرت نے فرمایا کہ تمہارے بزرگوں نے تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا ہے‘ اس لئے تم مجلس تحفظ ختم نبوت میں کام کرو‘ میں نے کہا کہ آپ کے فرمان پر عمل کروں گا‘ میں فراغت کے بعد عملی زندگی میں آیا‘ مختلف دینی مدارس میں درس و تدریس کا فریضہ انجام دیا‘ بعد میں حضرت مفتی محمودؒ کی ہدایت پر مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو گیا‘ میری تقرری بحیثیت مبلغ ہوئی‘ ملک کے مختلف شہروں میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کیا‘ جب مولانا محمد علی صدیقی صاحب کو سندھ بھیج دیا گیا تو مجھے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب نے کوئٹہ بھیج دیا۔

مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالعزیز جتوئی نے اپنی فہم و فراست اور تقویٰ کی وجہ سے بلوچستان کے حالات کا چھ ماہ میں مکمل ادراک کر لیا‘ گزشتہ دس سال میں انہوں نے صوبہ کے دور دراز علاقوں کا دورہ کیا۔ گرمی‘ سردی اور سفر کی تکالیف اور صعوبتوں کی پرواہ نہ کی‘ انہوں نے طویل سفر بسوں اور ویگنوں میں کئے۔ حالانکہ وہ شوگر‘ بلڈ پریشر اور عارضہ قلب کے مریض تھے‘ بلوچستان کے ہر شہر میں انہوں نے عوام کو قادیانی فتنے کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا اور علماء کو بیدار کیا‘ وہ اتحاد

ختم نبوۃ

بین المسلمین کے زبردست حامی تھے اور ان کا کہنا تھا کہ فرقہ وارانہ تناؤ سے قادیانیوں اور کفریہ قوتوں کو تقویت ملتی ہے' کوئٹہ کے علاوہ صوبہ کے دوردراز علاقوں میں' مستونگ اور مچھ میں سارقین ختم نبوت اور شعائر اسلام کی توہین کے مقدمات کی پیروی کی اور مجرموں کی سزائیں دلوائیں۔ جون' جولائی کی شدید گرمی میں سبی میں وہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے سینہ سپر تھے' انہوں نے نچلی عدالتوں سے لے کر اعلیٰ عدالتوں تک مجرموں کو کیفرکردار تک پہنچانے کے لئے تگ و دو کی' ملت اسلامیہ کی طرف سے اس محاذ پر فرض کفایہ ادا کیا' انہوں نے ایک درجن سے زائد قادیانیوں کو مشرف بہ اسلام کیا اور رحمت دو عالمؐ شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں لے آئے۔

مولانا جتوئی ایک زبردست مناظر تھے' اکثر قادیانیوں سے ان کی بات چیت ہوتی تو قادیانی لاجواب ہوجاتے اور دوبارہ آنے کا کہہ کر جان چھڑا کر چلے جاتے اور پھر واپس نہیں آتے' مولانا کا انداز انتہائی دھیما اور حکیمانہ ہوتا تھا' بحث و مباحثہ اور مناظرہ کے دوران وہ جذبات میں نہیں آتے تھے' انہوں نے بلوچستان کے مختلف شہروں میں رد قادیانیت و عیسائیت کورس منعقد کرائے' صوبہ میں دینی مدارس کے ۵۰۰ طلباء کو مناظرہ پڑھایا' وہ ہر ماہ چار اضلاع کا دورہ کرتے تھے' ختم نبوت کی اشاعت' قادیانی دجل و تلبیس کا تعاقب' قادیانیوں کی شرانگیزیوں کا تدارک' مقدمات ختم نبوت کی پیروی شمع رسالت کا یہ پروانہ اپنے لئے باعث فخر سمجھتا تھا' مولانا عبدالعزیز جتوئی کی زندگی کا انجام ماتم و حسرت کا نہیں بلکہ مردان حق اور کاروان ختم نبوت کے لئے صد ہزار افتخار ہے۔

بقول رئیس القرآن مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی ان کا شاندار حسن انجام ہے' مسافرت کی موت شہادت ہے۔ یکم شعبان بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ محراب و مصلی پر کلمہ شریف کا ورد کرتے ہوئے جان' جان آفریں کے سپرد کردی' یہ ایک اعزاز ہے۔ فدائے ختم نبوت مولانا عبدالعزیز جتوئی کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کے بعد چند ہی دن ہوئے کوئٹہ واپس پہنچے تھے' وہ نماز جمعہ جامع مسجد عمر میں پڑھایا کرتے تھے' جب مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی شہر سے باہر ہوتے تو اپنی جگہ ان کو جمعہ پڑھانے کے لئے مقرر کرجاتے تھے' مسجد کی شوریٰ کے رکن حاجی سید سراج الدین آغا جو مولانا جتوئی کی زندگی کے آخری لمحات کے عینی شاہد ہیں' وہ بتاتے ہیں کہ میں جمعہ کو ساڑھے بارہ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پہنچا تو دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی سفید کپڑوں میں ملبوس تھے' سفید کپڑے اور ان کا نکھرتا ہوا چہرہ مجھے بہت پیارا اور عجیب لگا' میں نے پوچھا کہ حضرت! کہاں جارہے ہیں؟ فرمانے لگے کہ نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد میں پڑھانی ہے' قاری (انوار الحق حقانی) صاحب کراچی تشریف لے گئے ہیں' ایک بجے تک پہنچنا ہے' ایک بجکر دس منٹ پر تقریر شروع کرنی ہے' میں اچھا کہہ کر ان کے ہمراہ ہولیا' اور اپنی کار میں انہیں مرکزی جامع مسجد لے گیا' وہاں پر انہوں نے پچاس منٹ خطاب کیا' جس میں انہوں نے دینی مدارس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور دینی مدارس کے خلاف حکومتی اقدامات کی مذمت کی' قادیانیوں اور پرویزیوں کی شرانگیزیوں سے عوام کو آگاہ کیا اور کہا کہ مسلمان اس فتنے سے بے خبر ہیں' نیز انہوں نے عوام کو مرزا قادیانی کے عبرتناک انجام اور غلاظت کی حالت میں موت اور پرویزوں کے انجام سے آگاہ کیا۔ نماز کے بعد نوجوان اورنگزیب کاسی ایک مرد اور عورت کو لے کر آیا اور کہا کہ یہ عیسائی ہیں' مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ مولانا مرحوم نے ان سے استفسار کیا کہ وہ جبر یا کسی دباؤ کے تحت مسلمان تو نہیں ہورہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی مرضی سے اسلام قبول کررہے ہیں' مولانا نے ان کو اسلام کی حقانیت اور بنیادی ارکان سے آگاہ کیا اور کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا' ان کو ضروری ہدایات دیں اور دین پر استقامت کے لئے دعا کرائی' نماز کے بعد نمازی ان سے مصافحہ کرتے رہے اور مسائل پوچھتے رہے' ایک نوجوان نے کہا کہ وہ رات کو سوتے وقت ڈر جاتا ہے' اسے تعویذ دیدیں' مولانا نے کہا کہ تعویذ تو میں نہیں دیتا ہوں' تم وظائف پڑھا کرو' انہوں نے قرآن پاک کی آخری سورتیں پڑھ کر سنائیں اور کہا کہ کلمہ طیبہ کا ورد زیادہ سے زیادہ کرو' یہ کہہ کر مولانا خود کلمہ پڑھنے لگے' جب دوسری مرتبہ کلمہ پڑھا تو وہ ایک طرف ڈھلک گئے' حاجی سید سراج الدین آغا کہتے ہیں کہ میں نے سمجھا کہ شاید لیٹنے لگے ہیں لیکن جب وہ گر گئے تو میں نے ان کا سر تھاما' دل پر ہاتھ رکھا' اسی دوران ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی' ایک شخص نے کہا کہ انگوٹھے میں حرکت ہوتی ہے جس پر میں بھاگ کر مسجد سے

ختم نبوت

باہر نکلا' اپنی گاڑی مسجد کے گیٹ پر لے کر پہنچا' ہزاروں نمازی موجود تھے' بمشکل ان کو مسجد سے باہر لا کر گاڑی میں لٹایا' انہیں قریبی ہسپتال لے گئے' جہاں ڈاکٹروں نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ وہ انتقال کر چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دوران ہسپتال کے باہر سینکڑوں افراد جمع ہوگئے تھے' جامع مسجد کے موذن شفیق الرحمن' مسجد کے خادم ضیاء الحق' قاری منظور احمد تونسوی کے ساتھ میت کو دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لے کر آ گئے۔

مولانا عبدالعزیز جتوئی کی رحلت کی خبر کوئٹہ شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی' ہزاروں مسلمان' ممتاز علماء اور مجلس کے کارکن دفتر ختم نبوت پہنچ گئے' فوری طور پر مولانا کی تجہیز وتکفین کی گئی' عصر کے بعد جامع مسجد سنہری کے سامنے ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی' اس دوران ٹریفک پولیس کے جوانوں نے آرچر روڈ پر ٹریفک روک دی' ان کی میت پورے احترام کے ساتھ مجلس کے صوبائی امیر اور جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد' مجلس کے صوبائی ناظم حاجی تاج محمد فیروز' نائب ناظم حاجی خلیل الرحمن اور حاجی نعمت اللہ خان نے مولانا مرحوم کے آبائی گاؤں جتوئی ضلع مظفر گڑھ پہنچائی' جہاں مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور دیگر رہنما موجود تھے' ہفتہ کے روز اس مرد قلندر کی تدفین کر دی گئی۔ خداوند قدوس ختم نبوت کے اس جاں نثار کی قربانیاں قبول فرما کر انہیں شافع محشر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی سے مالا مال فرمائے اور ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا بہتر سے بہتر صورت میں پُر فرمائے۔

مولانا کے سانحہ ارتحال سے پورا شہر غمزدہ ہے' ہزاروں افراد نے ان کے جنازے میں شرکت کی اور ہزاروں افراد نے تعزیت کی' دینی مدارس' مساجد میں ختم قرآن اور فاتحہ خوانی ہوئی' ان کی کوئٹہ میں کوئی رشتہ داری' کوئی عزیز داری' کوئی کاروبار نہیں تھا' ان کے لئے خیر خیرات کی گئی' صرف اللہ کے دین کی وجہ سے۔ سیدنا عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو نہ انبیاء ہیں' نہ شہداء' مگر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے قرب خداوندی پر رشک کریں گے' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے رشتہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' حالانکہ نہ ان کے درمیان رشتہ داری ہے اور نہ ہی مالی لین دین کا کوئی تعلق ہے' اللہ کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہوں گے' وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے' جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا اور جس وقت لوگ غمگین ہوں گے انہیں کوئی غم نہیں ہوگا' بے شک اولیاء اللہ پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (مشکوٰۃ)

مولانا عبدالعزیز جتوئیؒ نے لوگوں سے محبت صرف اللہ کے لئے کی ہے جو صرف اور صرف اللہ کے دین کی وجہ سے ہے' ان کی موت قابل رشک ہے اور اہل اسلام کی محبت اس سے زیادہ قابل فخر ہے۔

☆☆......☆☆

بقیہ: سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

ادھر امیر شریعت کے منہ سے الفاظ کے فوارے بلند ہوتے ہیں' ادھر ہر شخص سینہ تانے چیخ چیخ کر نڈھال ہو جاتا ہے' ادھر امیر شریعت کے منہ سے الفاظ نورانی شعلوں کی مانند رونما ہوتے ہیں' ادھر مجمع کے آخر سے ایک شخص اٹھا' کہاں گیا' اسے تو امیر شریعت کے الفاظ جھنجھوڑ رہے تھے' وہ معوذؓ اور معاذؓ کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے راجپال کی تلاش میں ایسے نکلتا ہے کہ فرنگیوں کے سارے حصاروں کو توڑتے ہوئے راجپال کو واصل جہنم کرتے ہوئے ہمیشہ کے لیے غازی علم الدین شہید کے نام سے زندہ وجاوید ہو جاتا ہے۔

ادھر راجپال واصل جہنم ہوتا ہے' ادھر میرے پیر ومرشد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو اشتعال انگیز قرار دے کر تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے جرم میں زینت زنداں بنا دیا جاتا ہے۔

لیکن امیر شریعت زندگی کے آخری لمحات گزارتے ہوئے بھی وقت کے حکمرانوں سے بزبان حال مخاطب ہوتے ہیں کہ او حکمرانو! کان کھول کے سن لو کہ تم جیسے گیدڑوں کی سو سالہ زندگی سے مجھ جیسے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔

بات شاعر کے کانوں تک پہنچتی ہے تو شاعر تڑپ اٹھتا ہے اور پکار کر کہتا ہے:

چراغ تھا جو نور کے جلوے میں تاسحر گیا
شہاب تھا جو ٹوٹ کر چہار سو بکھر گیا
وہی تو ایک شخص تھا ورق ورق پہ نقش تھا
بچھڑ گیا بچھڑ گیا بچھڑ گیا

اخبار عالم پر ایک نظر

محمد علی ولد محمد یوسف نامی ایک قادیانی نے اسلام قبول کرلیا

کراچی (نامہ نگار) محمد علی ولد محمد یوسف نامی ایک قادیانی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر نومسلم محمد یوسف نے قادیانیت کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی مذہب کی بنیادیں غیر فطری عقائد پر مبنی ہیں جس کی وجہ سے اکثر قادیانی تذبذب کا شکار ہیں اور وہ دائرہ اسلام میں آنے کے لئے بے چین ہیں۔ قادیانی جماعت نے معاشی طور پر قادیانیوں کو جکڑ رکھا ہے۔ میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر اسلام کو بحیثیت دین قبول کررہا ہوں اور قادیانیت ترک کررہا ہوں۔ محمد علی نے حلفیہ اعلان کیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتے ہیں جن کے بعد تا قیامت کسی کو تشریعی' غیر تشریعی اور ظلی یا بروزی نبوت نہیں ملے گی۔ قادیانی جماعت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوائے نبوت' مجددیت' مہدویت' مسیحیت میں سراسر غلط تھا اور اس کا اور اس کے ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس موقع پر مولانا محمد علی صدیقی' محمد انور' جمال عبدالناصر' مولانا ابوبکر تونسوی' مولانا اللہ بخش' قاری فاروق' حافظ عطاء اللہ اور دیگر نے نومسلم محمد علی کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کی اور اس کی دین پر استقامت کے لئے دعا کی۔

توہین رسالت ایکٹ پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہونے دیں گے: علماء

ٹنڈو آدم (نامہ نگار) توہین رسالت ایکٹ پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت قادیانیوں کو لگام دے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کی حیات طیبہ مسلم حکمرانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ حکومت امریکا کی خوشنودی حاصل کررہی ہے۔ تیس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے ناموس رسالت کا تحفظ کیا' اب بھی مسلمان سربکف ہیں۔ ان خیالات کا اظہار سہ ماہی تربیت کنونشن' یوم صدیق اکبرؓ یوم ختم نبوت کے پروگراموں سے علامہ احمد میاں حمادی ودیگر نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تربیتی کنونشن گزشتہ دنوں بعد نماز جمعہ دفتر ختم نبوت میں منعقد ہوا جوکہ رات دس بجے تک جاری رہا' اس کنونشن کی صدارت مجاہد ختم نبوت وامیر مجاہدین ختم نبوت حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ نے فرمائی۔ تلاوت حافظ فرقان بسطامی جبکہ نعتیں امیر ختم نبوت ٹنڈو آدم حکیم حفظ الرحمٰن' ناظم اعلیٰ محمد اعظم قریشی نے پیش کیں۔ تربیتی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ علامہ ابوطلحہ محمد راشد مدنی نے کہا کہ ناموس رسالت کا مسئلہ اور ختم نبوت کا مسئلہ دین اسلام کی بنیاد اور اعزاز ہے' اس کی حفاظت تمام مسلمانوں کی ذمہ داری اور فرض ہے۔ ختم نبوت کا کام کرنا بروز محشر شفاعت محمدی کا ذریعہ ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہم مولوی لوگ ختم نبوت کے تحفظ کا کام نہ کریں تو ہم سے گلی کا کتا اچھا ہے کہ دن کو جس گلی کے ٹکڑوں پر پلتا ہے رات کو کم ازکم جاگ کر گلی والوں کی حفاظت تو کرتا ہے۔ ہم مولویوں کی عزت وابستہ ہے محمد عربیؐ کے نام سے' ان کے اس قول سے ثابت ہوا کہ عوام الناس پر تو ختم نبوت کی حفاظت فرض ہے ہی مگر علماء اس کے کچھ زیادہ ذمہ دار ہیں اور یہ خدا کے ہاں جوابدہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں' فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے میدان میں آئیں۔ انہوں نے کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمیں قادیانی شیطانوں نے آپس میں گتھم گتھا کردیا ہے' ہر کوئی اپنے حقوق کے لئے لڑ رہا ہے۔ سرور کائنات' شافع محشر اور وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کے لئے کون لڑے گا؟ جس کا حق قرآن نے ماں باپ' اہل وعیال حتیٰ کہ اپنے نفس کے حق سے بھی زیادہ بتایا ہے' تمام مسلمان بلکہ ہر فرقے کے مسلمان متحد ہوکر آقائے نامدار کے حق کے لئے سربکف ہوجائیں۔ ۲۲/ جمادی الثانی کو انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے زیر اہتمام

تحفظ ختم نبوت اور سیدنا صدیق اکبرؓ یوم صدیق اکبرؓ کے حوالہ سے مدرسہ ندوۃ العلوم ختم نبوت میں ایک سیمینار منعقد ہوا جس کی صدارت انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ مفتی محمد طاہر مکی نے کی۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انجمن کے مرکزی سربراہ حافظ محمد زاہد حجازی' مرکزی جنرل سیکریٹری حافظ رفیع الدین انڈھڑ' حافظ محمد طارق حمادی' حافظ محمد صالح' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان محمد عمران کے کے' ماسٹر سلیم مدنی' شبان ختم نبوت کے قاری بہاؤالدین زکریا ہالیجوی' محمد محرم علی راجپوت' حافظ فرقان بسطامی اور دیگر نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی حیات طیبہ مسلم حکمرانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ صدیق اکبرؓ نے حکومتی امور کی انجام دہی پر کبھی بھی تنخواہ وصول نہیں کی' انہی کے دور حکومت میں جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت زمین بوس ہوئی' ان کی حیات طیبہ پر نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنے دشمن اور گستاخ کو تو چھوڑا یا معاف کردیا ہے مگر گستاخ رسول و دشمن رسول سے نرمی کا برتاؤ نہیں کیا۔ مفتی محمد طاہر مکی نے اپنے خطاب میں کہا کہ عظمت صحابہؓ وابستہ ہے عظمت رسول سے' اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ہم سب کے روحانی باپ ہیں کی عزت محفوظ نہیں تو ہماری بشمول ماسبق روحانی اولاد کی عزت محفوظ نہیں رہ سکتی۔ اگر حکمران کی عزت ہوگی تو رعایا کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا' اگر حکمران کی بے عزتی ہوگی تو رعایا کو بھی ذلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اس لئے تمام مسلمان فرقہ وارانہ فسادات میں پڑنے کے بجائے متحد ہوکر فتنہ قادیانیت کا تعاقب کریں۔ دریں اثناء پورے ملک کی طرح ٹنڈو آدم میں بھی ۷/ستمبر کو یوم ختم نبوت منایا گیا۔ اس سلسلے میں ۷/ستمبر بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں ایک ختم نبوت کنونشن رکھا گیا' جس کی صدارت پیر طریقت مجاہد ملت ممتاز عالم دین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی نے کی' تلاوت کی سعادت مدرسہ ندوۃ العلوم ختم نبوت کے حافظ شہزاد احمد نور چانگ نے حاصل کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر حکیم حفظ الرحمٰن اور ناظم اعلیٰ محمد اعظم قریشی نے اپنے اپنے انداز میں نعتیں پیش کیں۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ علامہ محمد راشد مدنی نے کہا کہ ''سات ستمبر'' کہنے کو تو آٹھ الفاظ ہیں مگر اس کے پس پردہ ایک داستان یوسف پوشیدہ ہے۔ سچ کہا تھا اماں عائشہؓ نے کہ ذلیخا کے یوسف کو دیکھ کر مصر کی عورتوں نے انگلیاں کٹوادیں مگر ایمان نہیں لائیں اور میرے یوسف یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پہلے لوگ ایمان لائے پھر انگلیاں کیا ہوتی ہیں گردنیں کٹوادیں' اپنے بچوں تک کو ذبح کروادیا۔ عشق نبیؐ مسلمان کے دل میں گھر کئے ہوئے ہے اور یہی چیز ہے جس نے ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں کو سڑکوں پر لاکھڑا کیا' پھر بیس ہزار سے زائد مسلمانوں نے مال روڈ لاہور کو ختم نبوت زندہ باد کہنے کی پاداش میں رنگین کردیا' پھر بالآخر یہ خون رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا جس کے تحت کوئی بھی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلواسکتا' اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے موسوم نہیں کرسکتا' السلام علیکم نہیں کہہ سکتا اور کھلے عام اذان نہیں دے سکتا' نماز نہیں پڑھ سکتا' یہ سب کچھ مسلمانوں کے آپس کے اتحاد کی برکت سے ہوا اور افسوس صد افسوس کہ آج قادیانیوں نے ہمیں آپس میں لڑوادیا اور ہماری آپس کی لڑائی کا سو فیصد فائدہ قادیانیوں کو پہنچتا ہے' اس کی ایک مثال میں آپ کو بتاؤں کہ سندھ کے ایک علاقے میں ایک پڑھا لکھا قادیانی ایک دیہاتی کے پاس گیا اور اس سے کہنے لگا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں' میں قادیانی ہوں' دیہاتی بہت خوش ہوا' اس نے کہا کہ دیر کاہے کی؟ مرزے پر لعنت بھیجو اور مسلمان ہوجاؤ! اس پر اس قادیانی نے کہا کہ مسلمان تو ہوجاؤں لیکن کون سا مسلمان؟ شیعہ' سنی' دیوبندی یا بریلوی؟ اگر میں شیعہ مسلمان بنوں تو سنی کہیں گے کہ تو تو بارہ مرتبہ کافر ہے اگر دیوبندی تو بریلوی کہے گا کہ تو تو گستاخ اولیاء ہے اور اگر اس کی الٹ تو مخالف گروپ کہے گا کہ تو تو مشرک ہے' لہٰذا میں قادیانی ہی صحیح ہوں' اب آپ خود بتائیں کہ اس دیہاتی پر کیا اثر پڑا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اگر اس وقت بھی مسلمان اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں تو اب بھی قادیانیوں کو سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوگی۔ اس کنونشن میں مفتی محمد طاہر مکی' حافظ محمد زاہد حجازی' حافظ محمد طارق حمادی' قاری بہاؤالدین زکریا ہالیجوی اور دیگر نے بھی خطاب کیا' رہنماؤں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ ۷/ستمبر کو یوم ختم نبوت کے حوالے سے سرکاری سطح پر منایا جائے' عام تعطیل کی جائے' قادیانیوں کو وطن عزیز کی کلیدی آسامیوں سے فارغ کیا جائے' قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا پابند بنایا جائے' علماء اور مدارس پر چھاپے اور گرفتاریوں کا سلسلہ بند کیا جائے' دینی

مدارس کی اسناد کو ہر سطح پر یونیورسٹیوں کی اسناد کے مساوی تسلیم کیا جائے' کنونشن میں مفتی محمد طاہر کی نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' سید مظفر علی شمسی' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مفتی محمودؒ اور ۱۹۵۳ء میں شہدائے ختم نبوت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ علاوہ ازیں مرحوم ذوالفقار علی بھٹو' مرحوم جنرل ضیاء الحق کو بھی قادیانیوں کے خلاف اقدامات کرنے پر خراج تحسین پیش کیا اور متحدہ مجلس عمل کے اتحاد پر مولانا فضل الرحمٰن' قاضی حسین احمد' علامہ ساجد نقوی اور پروفیسر ساجد میر کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان سے ہمیشہ متحد رہنے کا مطالبہ کیا۔ آخر میں علامہ احمد میاں حمادی کی دعا پر کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

تینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی پر مبارکباد

ٹنڈو آدم (مفتی محمد طاہر کی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے امیر حکیم حفظ الرحمٰن' ناظم اعلیٰ محمد اعظم قریشی' خازن ماسٹر سلیم مدنی' ناظم تبلیغ عبدالشکور قریشی' ترجمان پریس محمد عمران کے کے' مرکزی نمائندے مولانا محمد راشد مدنی' شبان ختم نبوت کے قاری بہاؤ الدین' محمد محرم علی راجپوت' انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے سربراہ حافظ محمد زاہد حجازی' حافظ رفیع الدین انڈھڑ نے تینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب کی عظیم الشان کامیابی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' نائب امیر حضرت سید نفیس الحسینی' مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور صوبہ سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا اللہ وسایا کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور مبارکباد کے ساتھ دعا کی کہ اللہ پاک ہمیشہ اس کانفرنس کو اتحاد کا مرکز بنائے اور فتنہ قادیانیت کے لئے پیغام موت ثابت کرے۔

گستاخان رسول قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے

ٹنڈو آدم (رپورٹ: مفتی محمد طاہر کی) انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے سربراہ حافظ محمد زاہد حجازی نے کہا ہے کہ میرا اوڑھنا بچھونا عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت اور تمام گستاخان رسول کا تعاقب ہے۔ تمام مدارس' اسکول و کالجز کے طلبہ اپنے نبی کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے متحد ہو کر اٹھ کھڑے ہوں' ہمیں فرقہ واریت نے تباہ کر دیا ہے' ہم پہلے مسلمان پھر مسلکی ہیں' گستاخان رسول قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے' ان کی ارتدادی سرگرمیوں کو روکا جائے' انہیں پاک فوج سے نکالا جائے' جمعہ کی تعطیل بحال کی جائے' دینی مدارس کو یونیورسٹی کے مساوی اسناد دی جائیں اور حیثیت دی جائے۔ علماء اور دینی مدارس پر چھاپے اور الزام تراشیاں بند کی جائیں' لاؤڈ اسپیکر پر پابندی ختم کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنی طالب علمی کی زندگی کے اختتام پر اور دستار فضیلت کے موقع پر مختلف وفود سے گفتگو کے دوران کیا' ان کی دستار بندی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی نائب صدر جامعہ امدادیہ پشاور کے شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان نے جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد میں کرائی اور اجازت حدیث دی' جس میں حافظ زاہد حجازی کے دیگر ساتھی بھی تھے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کے امیر پیر طریقت مولانا عبدالصمد ہالیجوی' پیر ہدیۃ اللہ ہالیجوی' مفتی نور محمد انڈھڑ' قاری حمید اللہ انڈھڑ' مفتی امان اللہ بلوچ نے اپنے نمائندگان کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے صدر ممتاز عالم دین علامہ احمد میاں حمادی کو ان کے تیسرے نمبر کے صاحبزادے حافظ محمد زاہد حجازی کی دستار بندی پر انہیں مبارکباد پیش کی جبکہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے علامہ محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر کی' حافظ محمد طارق حمادی' انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکریٹری حافظ رفیع انڈھڑ' حافظ صالح انڈھڑ' سندھ نیشنل فرنٹ کے میاں حفیظ اللہ' قوم پرست رہنما حافظ محمود انڈھڑ' پی پی پی کے حافظ شہاب الدین' گستا سکھر کے ماسٹر اورنگزیب' ایم کیو ایم کے حاجی اسلام شورو' شبان ختم نبوت کے قاری بہاؤ الدین زکریا' محمد محرم علی راجپوت' مولانا انعام الحق انصاری' میاں عبدالعلیم' ماسٹر فتح الدین' مولانا غلام قادر بروہی' قاری ولی اللہ انڈھڑ' مولانا عبدالمجید قاری عبدالباسط' حکیم حفظ الرحمٰن' محمد اعظم قریشی' عالمی مجلس کے پریس ترجمان محمد عمران کے کے' حافظ فرقان بسطامی' حافظ شہزاد احمد نور چانگ' ماسٹر محمد سلیم مدنی' محمد اشرف قریشی' مسلم لیگ (ن) کے وہاب اللہ خان نیازی اور دیگر نے بھی علامہ احمد میاں حمادی کو مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

☆☆..........☆☆

سب سے عظیم مذہب اسلام ہے ہمارا

مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ

سب سے عظیم مذہب اسلام ہے ہمارا
کہتے ہیں جس کو مسلم وہ نام ہے ہمارا

آنکھوں کا نور ہے وہ دل کا سرور ہے وہ
اس کے ہی دم قدم سے آرام ہے ہمارا

وردِ زباں ہمارے ہے لا الٰہ الا اللہ
سارے جہاں کو بس یہ پیغام ہے ہمارا

آتش کدوں کو ہم نے اک گلستاں بنایا
مردہ جہاں پہ اتنا انعام ہے ہمارا

نجد و حجاز و سوڈاں، ترکی عراق و اردن
مصر و یمن ہمارے اور شام ہے ہمارا

کیا روس کیا بخارا کیا ہند و چین روما
نقشِ قدم ہویدا ہر گام ہے ہمارا

چاہے جہاں رہیں ہم چاہے جسے اٹھائیں
ہر بزم ہے ہماری ہر جام ہے ہمارا

کس کی مجال و جرأت نام و نشاں مٹائے
کندہ ہر ایک ذرہ پہ نام ہے ہمارا

سیکھا نہیں ہے ڈرنا اہلِ غرور سن لے
ایمان اور یقیں پہ انجام ہے ہمارا

ہر جان و مال دل سے اسلام پہ فدا ہیں
دل سے عزیز ہم کو اسلام ہے ہمارا

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

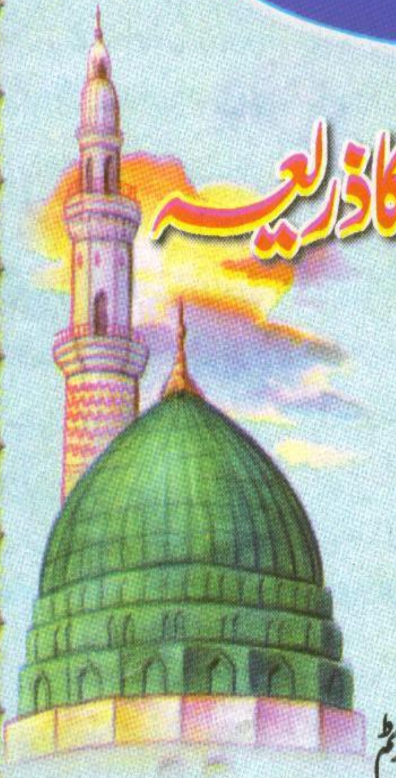

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں

نوٹ: رقم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمٰن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ